﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۲۹؍مارچ ۲۰۰۲ء — شمارہ ۱۳

۱۴؍محرم ۱۴۲۳ہجری قمری ۲۹؍امان ۱۳۸۱ہجری شمسی

اہل جنّت کا رزق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے اپنے صالح بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سنا اور کسی دل میں ان کا خیال تک نہیں گزرا“۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب فی صفة الجنة)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

زبان کا زیان خطرناک ہے۔ تم اپنی زبان پر حکومت کرو، نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں

زبان کو جیسے خداتعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امرِ حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے

”یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ اُس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔ جبکہ .... سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دُور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ مَیں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بُری ہوتی ہے۔

مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبّر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اُس بزرگ نے فرمایا کہ تُو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تینوں فقروں میں تُو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تُو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی، بیہودہ، بے موقع غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے .... زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبّر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں۔ اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیان بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شرّ سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار مَیں ہوں۔ حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قولِ زُور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اضطراراً سؤر کھالے تو یہ امر دیگر ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی زبان سے خنزیر کا فتویٰ دے دے تو وہ اسلام سے دُور نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال ٹھہراتا ہے۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو، نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو، مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو، نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رُکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم ﷺ نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے۔ مگر آپؐ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ جب ابوطالب، آپؐ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا۔ اُس وقت بھی آپؐ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ مَیں اس کے اظہار سے نہیں رُک سکتا، آپ کا اختیار ہے میرا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

پس زبان کو جیسے خداتعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ ﴿يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾(آل عمران:۱۱۵) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثرانداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور اندازِ بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۲۲ تا ۴۲۴)

لوگوں میں سے قرآن والے اللہ کے عزیز اور اس کے بندے ہیں

مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے

مختلف احادیث قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا تذکرہ اور قرآنی آیات میں مذکور اہم مضامین کی ضروری تشریحات

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۵؍مارچ ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۵؍مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد آج بھی اللہ تعالیٰ کی صفت العزیز کے تعلق میں مختلف آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مضمون کو آگے بڑھایا۔ حضور نے سب سے پہلے سورۃ ابراہیم کی آیت ۵ کی تلاوت و ترجمہ پیش فرمایا جس کے آخر پر صفت عزیز کا ذکر ہے۔ اس آیت کریمہ میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تا کہ وہ کھول کر بات سمجھا سکے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

ما مُسلمانیم از فضلِ خدا

گزشتہ دنوں پاکستان اور انگلستان کے بعض اردو اخبارات میں معاند احمدیت ملاؤں کے حوالہ سے ایک خبر شائع کی گئی جس میں یہ کہا گیا کہ "دنیا کی کوئی طاقت قادیانیوں کو مسلمان قرار نہیں دلوا سکتی"۔ (روزنامہ جنگ لندن، ہفتہ ۹؍مارچ ۲۰۰۲ء)۔ اس خبر میں یہ تأثر دیا گیا ہے کہ گویا جماعت احمدیہ اپنے آپ کو حکومت پاکستان کی نظر میں مسلمان قرار دلوانے کے لئے پس پردہ کوئی کوششیں کر رہی ہے۔ اس بارہ میں تو صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ یہ محض ان شر پسند ملاؤں کی فتنہ انگیزی ہے اور ایسے بیانات کا مقصد سوائے اس کے اور کوئی دکھائی نہیں دیتا کہ مملکت پاکستان کے لئے، جو پہلے ہی کئی قسم کے نہایت خوفناک اندرونی و بیرونی مسائل و خطرات میں گھری ہوئی ہے، مزید مشکلات پیدا کی جائیں اور مذہبی اشتعال انگیزی کے ذریعہ ملک میں فسادات کو ہوا دے کر امن عامہ کی صورت حال کو خراب تر کیا جائے۔

پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ ماضی میں جب بھی ملک کو کسی قسم کے بحران کا سامنا ہوا تو فتنہ پرور مُلاں ملکی امن و سلامتی کو سبوتاژ کرنے کے لئے فتنہ انگیزیوں اور سازشوں میں پہلے سے بڑھ کر فعال اور مستعد ہوتے رہے ہیں۔ ہمیں بھاری توقع ہے کہ موجودہ ملکی و عالمی حالات کے تناظر میں ملک کی بھاری اکثریت اور حکومت وقت ان دشمنان ملک و ملّت کے مفسدانہ کردار سے خوب واقف ہو چکی ہے اور امید ہے کہ حکومت اور محبّ وطن عوام اب ان نام نہاد علماء اسلام کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ اسلام کے مقدس نام پر یا "ختم نبوت" کی آڑ میں ملک میں کسی قسم کی ہنگامہ آرائی یا فساد پیدا کریں۔

جہاں تک احمدیوں کو مسلمان یا غیر مسلم قرار دینے کا تعلق ہے تو واضح ہو کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک تو دنیا کی کوئی اسمبلی یا کوئی حکومت بلکہ دنیا کی تمام حکومتیں مل کر بھی اس بات کی مجاز نہیں ہیں کہ وہ کسی شخص سے اس کا یہ بنیادی حق چھین سکیں کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے منسوب ہو۔ اسی طرح نہ ہی کسی انجمن یا اسمبلی یا حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مذہبی امور میں دخل اندازی کرتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ کسی جماعت یا فرقے کا کیا مذہب ہے۔ انسانی فطرت، عقل، تاریخ مذہب، قرآن کریم اور ارشادات نبویؐ اس ظالمانہ تصور کو بڑی شدت سے ردّ کرتے ہیں کہ کسی دَور کی اکثریت کسی کے مذہب کے متعلق کوئی فیصلہ دے۔

لیکن ہم اس وقت محولہ بالا اخباری بیان میں مضمر ایک اور اہم پہلو کی طرف قارئین کی توجہ کو خاص طور پر مبذول کروانا چاہتے ہیں۔ اس بیان سے مترشح ہے کہ ان نام نہاد علماء اسلام کے نزدیک کسی کے مسلمان ہونے کے لئے سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو ہے کہ وہ حکومت پاکستان اور اس کی نیشنل اسمبلی اور اس کے فتویٰ ساز ملاؤں کی نظر میں مسلمان ہے یا نہیں۔ اسی لئے تو وہ بڑے فخر اور ناز سے کہہ رہے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت احمدیوں کو مسلمان قرار نہیں دلوا سکتی۔ ان کے نزدیک پاکستان کی قومی اسمبلی کا سات ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ جس کی رو سے احمدیوں کو قانونی و آئینی اغراض کے لئے ناٹ مسلم قرار دیا گیا تھا مسلمان کی حقیقی تعریف پر مبنی فیصلہ ہے۔ حالانکہ مسلمان کی وہ تعریف جو ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کی قرارداد میں پیش کی گئی ہے وہ نہ تو قرآن مجید میں مذکور ہے اور نہ ہی بانیٔ اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہیں بیان فرمائی ہے۔ اسلام تو ایک عالمی دین ہے اور مسلمان کی وہ تعریف جس کو یہ ملاں بہت فخر سے پیش کرتے ہیں وہ نہ تو ماضی کے مسلمانوں پر اطلاق پاتی ہے اور نہ حال کے تمام مسلمانوں پر۔ اسی طرح یہ واضح طور پر خدا اور اس کے رسول ﷺ کے فرمودات سے متصادم اور منافی ہے۔ اس لئے یہ تعریف لازماً جھوٹی، لغو اور بیہودہ ہے۔ اگر اس اصول کو تسلیم کیا جائے کہ مسلمان وہی ہے جسے وقت کے حکمران یا فتویٰ ساز ملاں مسلمان تسلیم کریں تو پھر اُمّت کی چودہ صدیوں کے ان لاتعداد بزرگان اور اولیاء کرام اور مجددین اور صلحاء کو بھی غیر مسلم تسلیم کرنا پڑے گا جن پر اس عہد کے مُلاؤں اور حکمرانوں نے زندیق، فاسق، کافر وغیرہ کے فتوے لگاتے ہوئے انہیں طرح طرح کی اذیتوں میں مبتلا کیا تھا۔

قرآن کریم تو مسلمان اسے قرار دیتا ہے جو ﴿بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ﴾ کا مصداق ہو۔ "جو خدا کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے"۔ وَلِلّٰهِ دَرّ القَائِل۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا　　　ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

احادیث میں آتا ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک دفعہ حضرت جبریل علیہ السلام آدمی کے بھیس میں آئے اور حضور سے پوچھا کہ: اے محمد (ﷺ) مجھے اسلام کے بارہ میں مطلع فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ نیز یہ کہ تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر راستہ کی توفیق ہو تو بیت اللہ کا حج کرو"۔ (مسلم کتاب الایمان)

اسی طرح صحیح بخاری کتاب الایمان میں روایت ہے کہ اہل نجد میں سے ایک شخص پراگندہ بالوں والا حضور ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے جب حضور ﷺ سے اسلام کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں مقرر ہیں۔ اس نے کہا کہ ان پانچ کے علاوہ بھی نمازیں ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں بجز اس کے کہ تم بطور نفل ادا کرنا چاہو۔ حضورؐ نے پھر فرمایا کہ رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا کہ رمضان کے روزہ کے علاوہ اور بھی روزے فرض ہیں؟ حضور نے فرمایا: نہیں، سوائے اس کے کہ تم بطور نفل رکھنا چاہو۔ پھر حضور ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اس نے کہا اس کے علاوہ اور بھی ہے۔ حضور نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کہ تم بطور نفل زیادہ ادا کرنا چاہو۔ وہ شخص مجلس سے اٹھ کر چل پڑا اور یہ کہہ رہا تھا کہ بخدا میں ان احکام پر نہ زیادہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ اپنے اس قول میں سچا ثابت ہوا تو ضرور کامیاب ہو جائے گا۔

اسی طرح بخاری شریف میں یہ حدیث نبوی بھی مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم کرتے ہیں، اسی قبلہ کی طرف رخ کیا جس کی طرف ہم رخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا، وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمّہ ہے۔ پس تم اللہ کے دئے ہوئے ذمّے میں اس کے ساتھ دغا بازی نہ کرو"۔

مگر یہ نام نہاد "علماء اسلام" اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے ان فرمودات جلیلہ کو دھتکارنے کی ذلت آمیز جسارت کرتے ہوئے اس بات پر اِتراتے ہیں کہ ان کے نزدیک وہ لاکھوں احمدی غیر مسلم ہیں جو کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پر سچے دل سے ایمان رکھتے اور تمام انبیاء اور تمام کتب جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے، ان سب پر ایمان لاتے اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ و حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر اسلام پر کاربند ہیں۔ یہ "علماء" اس بات پر مُصر ہیں کہ مسلمان صرف وہی ہے جو ان کی حکومت یا اسمبلی کے نزدیک مسلمان ہے اور جس کے غیر مسلم ہونے کا وہ اعلان کریں اسے دنیا کی کوئی طاقت مسلمان قرار نہیں دلوا سکتی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اسلام تو اللہ کا دین ہے (نہ کہ کسی مُلاں یا حکومت کا)۔ اسلام نام ہے اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرنے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا۔ تو پھر جو خدا کے حکموں پر کاربند ہے اور اس کا مطیع و فرمانبردار ہے اسے کسی اور کے غیر مسلم کہنے سے کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ یہی بات جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار کہی گئی کہ ہمارے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ کافی ہے۔ اگر ہم اللہ کی نظر میں مسلمان ہیں تو ہمیں اس بات کی کوڑی کی بھی پروا نہیں کہ کوئی ہمیں کیا سمجھتا ہے یا کیا قرار دیتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنے منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہے مگر وہ عند اللہ مسلمان نہ ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جسے لوگ غیر مسلم کہیں وہ خدا کے ہاں مسلمان ہو۔ دنیا کی کوئی طاقت بلکہ تمام طاقتیں مل کر بھی کسی کو نہ تو مسلم بنا سکتی ہیں اور نہ غیر مسلم۔ کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دینے کا اختیار صرف اور صرف خدائے بزرگ و برتر کا ہے جو عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَة اور اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْن ہے۔

ہمارے یہ معاند اور مکفّر و مکذّب علماء بڑی تحدّی سے یہ اعلان کر رہے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت احمدیوں کو مسلمان قرار نہیں دلوا سکتی جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ نہ تو پاکستان کی اسمبلی کا فیصلہ ہمیں غیر مسلم بنا سکا اور نہ ہی دنیا کی کوئی طاقت یا تمام طاقتیں مل کر بھی احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم بنا سکتی ہیں۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ ۱۹۷۴ء کا قومی اسمبلی کا فیصلہ اور اس کے بعد کے خونچکاں مظالم اور ۱۹۸۴ء کا ضیاء الحق کا ظالمانہ آرڈیننس اور اس کے بعد کے تمام سفاکانہ اقدامات احمدیوں کو کلمہ توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کے برحق ہونے کے اقرار سے باز نہیں رکھ سکے۔ احمدیوں نے اپنے بنیادی حقوق کا اتلاف تو منظور کر لیا اور ہر دکھ اور مصیبت کو برداشت کیا، گالیاں سنیں، ماریں کھائیں، گھر جلوائے، دوکانیں لٹوائیں، جائیدادوں سے محروم ہوئے، قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں، راہ مولا میں خون کے نذرانے دیئے مگر دین اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے اپنا ناطہ نہیں توڑا۔

کیا پاکستان کے شہر اور دیہات اور اس کی گلیاں اور بازار اور اس کی عدالتیں بھی اس بات کی گواہ نہیں کہ ظالم مُلاؤں کی اشتعال انگیزی سے مخالفین احمدیت نے احمدی گھروں اور مساجد سے کلمۂ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کو مٹایا، ان کے سینوں پر آویزاں کلمہ طیبہ کے بیجز کو نوچا، نمازیں پڑھنے، سلام کہنے، تلاوت قرآن کرنے پر مقدمات میں ملوّث کیا، جیلوں میں الٹا لٹکایا اور طرح طرح کی اذیتیں دیں۔ طالبعلموں، ملازموں، مردوں عورتوں اور بچوں پر کیا کیا ظلم روا نہیں رکھے گئے، مگر کیا کسی ایک احمدی نے بھی خدا تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ کی رسالت سے انکار کیا؟

معاندین احمدیت نے بیت اللہ کے رخ پر تعمیر شدہ احمدیہ مساجد کو مسجد کہنے سے روکا، اذان دینے پر پابندی لگا دی، نماز پڑھنے، قرآن مجید کی تلاوت کرنے، ان کے پاس سے قرآنی آیات برآمد ہونے اور آیات قرآنیہ کے لکھنے پر مقدمے بنائے، عدالتوں میں گھسیٹا۔ مگر کیا احمدیوں نے ان سب زیادتیوں کے باوجود مکہ مکرمہ میں موجود بیت اللہ کے علاوہ کسی اور مقام کو اپنا کعبہ بنایا؟ یا انہوں نے نمازوں کو ترک کر دیا؟ یا اپنی مساجد میں ناقوس بجائے یا عبادت کے نئے نئے ڈھنگ اختیار کئے؟ یا اس نماز کو بدل ڈالا جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے امت کو سکھائی تھی؟ یا کیا احمدیوں نے قرآن مجید سے ناطہ توڑ لیا اور اس کی بجائے بائبل یا ویدیا کسی اور کتاب کو اپنی شریعت قرار دیا؟

انہی بزعم خود علماء اسلام اور ان کے پیروکاروں نے جو ملکی قانون و آئین کی نظر میں اپنے مسلمان ہونے پر مطمئن ہیں احمدیوں کو روزے رکھنے پر سزائیں دیں کہ یہ مسلمانوں کی طرح روزے کیوں رکھتے ہیں؟ احمدیوں کو حج سے روکا، قربانی سے روکا۔ کیا کوئی ایک بھی امر شعائر اسلام کا ہے جس سے احمدیوں کو روکنے کی ہر ممکن کوشش نہیں کی گئی؟ مگر کیا کوئی ایک بھی احمدی ایسا ہے جس نے ان مظالم کی وجہ سے شعائر اسلام کو ترک کر دیا ہو؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس حقیقت یہی ہے کہ کوئی حکومتی قانون اور حکومت کی سرپرستی میں ہونے والا انتہائی ظلم و تشدد بھی عملاً احمدیوں کو غیر مسلم نہیں بنا سکا اور نہ بنا سکتا ہے۔

کیا ان نام نہاد علماء اور ان کے متبعین کو معلوم

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں

اللہ وسایا کی کتاب "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" پر تبصرہ

(مجیب الرحمان ۔ ایڈوکیٹ)

[منکرین فیضان ختم نبوت ،جو عوام الناس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے معروف ہیں، کے طائفہ کے ایک رکن اللہ وسایا نے ١٩٧٤ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں احمدیہ مسئلہ کے تعلق میں پہلے ١٩٩٤ء میں "قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ ۔ ١٣روزہ کا رروائی " اور پھر ٢٠٠٢ء میں "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے ۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اس طائفہ کی فطری روش کے مطابق یہ کتاب بھی کتمان حق و تلبیس و تحریف ، قطع وبرید اور دجل و فریب کا ایک پلندہ ہے۔

مکرم مجیب الرحمان صاحب نے، ان بے شمار سعید روحوں کے لئے جو ہر دور میں ہمیشہ سچائی کی تلاش میں رہتی ہیں،ذاتی حیثیت میں، اپنی ذمہ داری پر اس کتاب پر ایک مختصرمگربھرپور تبصرہ لکھا ہے جو ان کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

جناب مجیب الرحمان ایک معروف قانون دان ، پاکستان سپریم کورٹ کے ایڈوکیٹ او ربار کے سینئر رکن ہیں۔ بالخصوص بنیادی انسانی حقوق کے حوالہ سے آپ کی مساعی قابل ذکر ہیں۔ آپ متعدد بین الاقوامی تنظیموں اور اداروں کے ساتھ مل کرکام کرچکے ہیں۔ آرڈیننس (XX) کے خلاف قانونی جہد میں فیڈرل شریعت کورٹ ، عدالت ہائے عالیہ او ر سپریم کورٹ آف پاکستان میں آپ کی پیروی اسلامی فقہی لٹریچر اور عصری قوانین میں آپ کی گہری نظر اور وسیع مطالعہ کی آئینہ دار ہے۔] (مدیر)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان' کی طرف سے شائع کردہ جناب اللہ وسایا کی مرتبہ کتاب بعنوان "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی اس مبینہ کارروائی کی اشاعت غیر قانونی اوربدوں اختیار وبلااجازت افسران مجاز ہونے کی وجہ سے کسی طرح بھی ایک مستند حوالہ قرار نہیں دی جاسکتی اس قسم کی جعلسازیوں اور گمراہ کن کارروائیوں کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ قومی اسمبلی کی مستند کارروائی جو قانون کے مطابق لفظ بہ لفظ ریکارڈ کی گئی تھی سرکاری طور پر شائع کردی جائے۔ قومی اسمبلی نے خود تو کارروائی شائع نہیں کی اور نہ ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس دیدہ دلیری اور غیر قانونی اشاعت کو قابلِ اعتناء سمجھا ہے ۔لہذا تاریخ کا ریکارڈ درست رکھنے کی خاطر ہم نے اس مبینہ کارروائی پر تبصرہ کی اشاعت کو ضروری سمجھا ہے تاکہ سند رہے۔

آئندہ صفحات میں اللہ وسایا کی کتاب پر ایک تبصرہ پیش خدمت ہے جس میں ان کو اپنی ہی کتاب کا آئینہ دکھایا گیا ہے۔ اللہ وسایا کی یہ کتاب کیوں مستند حوالہ کے طور پر استعمال نہیں کی جاسکتی، یہ قارئین آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ اسمبلی کے ریکارڈ کے مطابق خصوصی کمیٹی "احمدیہ مسئلہ" پر غور کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ لہذا ہم نے اس مضمون کے لئے اسی عنوان کا انتخاب کیا ہے۔

(١)

ـــــ حافظہ نہ باشد

جو لوگ قرآن حکیم کو غور اور تدبر سے پڑھتے ہیں ان پر یہ امر خوب روشن ہے کہ تاریخ مذاہب کے ہر دور میں جب دلیل کا جواب دلیل سے نہیں بن پڑا تو ہمیشہ ہی مذہب کے ٹھیکیداروں نے سیاسی اقتدار کو اپنا حلیف و ہمنوا بنانے کی کوشش کی ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی ماموری کی تاریخ سے مختلف نہیں۔ اللہ وسایا اس بات کو تاریخ اور دنیا کی نظر سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتے کہ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی کارروائی بھی ایک سیاسی طالع آزما اور مذہب کے ٹھیکیداروں کے مابین ایک سازش اور گٹھ جوڑ کا نتیجہ تھی۔ اللہ وسایا جس بت کو خدا بنائے بیٹھے ہیں اور وہ پارلیمنٹ جس کی قرارداد کو وہ فرمانِ الٰہی اور فرمودات رسول سے بڑھ کر کوئی چیز سمجھ بیٹھے ہیں اس کا اپنا یہ عالم ہے کہ اسے کسی پہلو قرار نصیب نہیں۔ آئے دن بنتی اور ٹوٹتی رہتی ہے، چشم بینا کیلئے پارلیمنٹ کے اس حشر میں کافی سامان عبرت موجود ہے۔ مگر جناب اللہ وسایا ان لوگوں میں سے ہیں جو دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے اور کوئی تازیانہ عبرت ان کی آنکھیں نہیں کھولتا۔ اس اسمبلی کے نمائندوں کے بارہ میں اللہ وسایا کے ممدوح "خادمِ اسلام" جناب ضیاء الحق کی حکومت نے قرطاسِ ابیض شائع کیا۔ اس سے خوب ظاہر ہے کہ وہ کس کس کردار کے حامل، کیسے لوگ تھے اور دینی امور میں اجتہاد یا رائے دینے کے کتنے اہل تھے جنہوں نے ایک مہتم بالشان معاملہ میں مداخلت فی الدین کی جرأت کی ۔رہ گئے جناب اللہ وسایا کے اکابرین علماء حضرات تو انہوں نے اٹارنی جنرل کی اس دینی مسئلہ میں جو امداد کی وہ قارئین آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ مسئلہ ختمِ نبوّت سے متعلق تحریک کا سامنا کرنے کا تو حوصلہ ہی علماء حضرات کو نہ ہوا۔ ان کی علمی بے بسی اور عجز کا اعتراف تو پہلے ہی دن ہو گیا جب انہوں نے وزیرِ قانون کی طرف سے پیش کردہ، ختم نبوت سے متعلق قرارداد سے جان چھڑانے کی خاطر اپنی ایک الگ قرارداد پیش کردی۔ قادیانیت کی جس شکست اور اپنی جس فتح کا اعلان اللہ وسایا موصوف کر رہے ہیں اس پر خود ان کے اپنے اعتماد کا یہ عالم ہے کہ خدمت اسلام کی مہم میں وہ دروغگوئی اور تلبیس اور اخفاء حق کے مختلف حیلوں بہانوں کی آڑ لئے بغیر اپنی کارروائی پر اعتماد نہیں کر پا رہے۔ قریب نصف درجن جھوٹ تو اللہ وسایا کے رقم کردہ دیباچہ ہی سے جھانکتے نظر آتے ہیں۔

قطع وبرید اور تحریف کا شاہکار

زیرِ نظر کتاب کی اشاعت اوّل جولائی ۲۰۰۰ء ظاہر کی گئی ہے مگر اللہ وسایا صاحب کی طرف سے رقم کردہ دیباچہ کے آخر میں اس کتاب کو "جدید اور خوبصورت ایڈیشن" قرار دیا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب کی اشاعتِ اوّل نہیں ہے۔ امر واقع یہی ہے کہ اس سے پہلے ۱۹۹۴ء میں اللہ وسایا صاحب کی طرف سے ایک کتاب "قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ ۱۳ روزہ کارروائی" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس وقت اللہ وسایا صاحب نے جو مقدمہ تحریر کیا اس میں یہ لکھا:۔

"اس وقت اسمبلی کے اراکین مفکر الاسلام مولانا مفتی محمود ، شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اور دوسرے اکابر سے اسمبلی کی کارروائی کے متعلق زبانی اور تحریری جو معلومات حاصل ہوتی رہیں۔ ممبران اسمبلی سے سوالات و جوابات کی تفصیل قلمبند ہوتی رہی۔ مولانا محمد شریف جالندھری اور مولانا محمد حیات فاتح قادیان کی یادداشتوں سمیت جو کچھ بن پڑا حاضر خدمت ہے۔"

گویا اس بات کے تو اللہ وسایا صاحب خود اقبالی ہیں کہ قومی اسمبلی کی تیرہ دن کی جو مبینہ کارروائی انہوں نے شائع کی تھی اسے اسمبلی کے ریکارڈ سے مرتب نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہ بھان متی کا کنبہ انہوں نے زبانی اور تحریری معلومات اور مختلف اراکین سے حاصل کردہ یادداشتوں سے جوڑا تھا۔ حالانکہ اسمبلی کے قواعد کی رو سے موصوف کے اکابرین اللہ وسایا صاحب کو یہ معلومات مہیا کرنے کے مجاز ہی نہیں تھے۔ لہذا اللہ وسایا صاحب نے یا تو ان مرحوم اکابرین پر قواعد کی خلاف ورزی کا داغ لگایا، یا خود جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔

۱۹۹۴ء کی اشاعت کے مقدمہ میں اللہ وسایا صاحب نے مزید لکھا:

"میں یہ تو عرض کرنے کی پوزیشن میں تو نہیں کہ تحریک ختم نبوت 74 کی یہ دوسری جلد قومی اسمبلی کی مکمل کارروائی پر مشتمل ہے' تاہم اگر کسی دن قدرت کو منظور ہوا اور یہ کارروائی حکومت نے شائع کردی تو انشاءاللہ العزیز ہمیں اپنی دیانت پر اتنا اعتماد ہے کہ آپ کو سوائے تفصیل اور اجمال کے اور کوئی فرق نظر نہیں آئیگا۔"

یہ ان کا دوسرا اقرار تھا کہ کارروائی مکمل نہیں بلکہ بقول انکے صرف "اجمال" ہے۔ حالانکہ دراصل جسے وہ اجمال قرار دے رہے تھے وہ اجمال نہیں **قطع و برید اور تحریف کا شاہکار** تھا۔

اب اسی کارروائی کو، جسے "اجمال" کے پردے میں شائع کیا گیا تھا بڑی ڈھٹائی سے "مکمل روداد" کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ زیر نظر کتاب میں اللہ وسایا کا یہ دعویٰ ہے کہ:

"آج سے سالہا سال پہلے جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کے بارہ میں ایک کیس تھا۔ اس کیس کی پیروی کے لئے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے صدر پاکستان جناب محمد ضیاء الحق صاحب مرحوم سے وفد بھجوانے کی درخواست کی۔ پاکستانی حکومت نے مولانا تقی عثمانی' جناب محمد افضل چیمہ' سید ریاض الحسن گیلانی' مولانا مفتی زین العابدین' جناب پروفیسر غازی محمود احمد کو افریقہ بھجوادیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ختم نبوت' حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر اور عبدالرحمٰن یعقوب باوا کیس کی پیروی کیلئے افریقہ گئے۔ قومی اسمبلی میں قادیانی اور لاہوری مرزائیوں پر جو جرح ہوئی تھی' جناب جنرل ضیاء الحق صاحب نے اپنے خصوصی آرڈر سے پاکستانی وفد کو اس کی "مکمل کاپی" فراہم کر دی۔ حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم' حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم' مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کی یادداشتوں اور ان کو بحیثیت ایک ممبر قومی اسمبلی جو کارروائی کی کاپیاں ملتی تھیں اس مواد سے زیر نظر کتاب کو جنوبی افریقہ بھیجی جانے والی اصل کارروائی کے ساتھ ملا کر کتاب کو فائنل کر دیا گیا ہے۔"

گویا اب بھی موصوف واضح طور پر یہ نہیں کہہ رہے کہ یہ اصل کارروائی کا مکمل ریکارڈ ہے۔ بلکہ ان کا کہنا یہ ہے کہ "یادداشتوں کو" ضیاء الحق صاحب کی فراہم کردہ "مکمل کاپی" اور جنوبی افریقہ بھیجی جانے والی "اصل کارروائی کے ساتھ ملا کر کتاب کو فائنل کر دیا گیا ہے"۔ مگر یہ بات بھی جھوٹ سے خالی نہیں۔

جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ میں تین مقدمات زیر سماعت آئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مقدمہ نمبر: 10058/82

عنوان: اسمٰعیل بیک بنام مسلم جوڈیشل کونسل۔

عدالت: سپریم کورٹ جنوبی افریقہ

Cape of Good Hope

پراونشل ڈویژن

۲۔ مقدمہ نمبر: 1438/86
عنوان: محمد عباس جسیم بنام شیخ ناظم محمد وغیرہ
عدالت: سپریم کورٹ جنوبی افریقہ
Cape of Good Hope
پراونشل ڈویژن

۳۔ مقدمہ نمبر: 201/92
عنوان: شیخ ناظم محمد وغیرہ بنام محمد عباس جسیم
عدالت: سپریم کورٹ جنوبی افریقہ اپیل ڈویژن

اللہ وسایا صاحب کا کہنا یہ ہے کہ آج سے سالہا سال پہلے جنرل ضیاء الحق نے اپنے خصوصی آرڈر سے پاکستانی وفد کو اس کارروائی کی مکمل کاپی فراہم کر دی۔ جناب اللہ وسایا نہ تو پاکستانی وفد میں شریک تھے اور نہ ہی ان علماء میں ان کا نام دکھائی دیتا ہے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے جنوبی افریقہ گئے اور نہ ہی وہ یہ بتاتے ہیں کہ وفد کے کس رکن سے انہوں نے جنوبی افریقہ بھیجی جانے والی کارروائی حاصل کی۔

جنوبی افریقہ والے مقدمات 1994ء سے بہت پہلے سے تعلق رکھتے ہیں اور پاکستانی وفد بہت پہلے جنوبی افریقہ جاچکا تھا لہٰذا اگر جنوبی افریقہ والے مقدمہ کی پیروی کے دوران کارروائی کی نقل حاصل ہو چکی تھی تو اللہ وسایا صاحب نے اس وقت یہ ذکر کیوں نہ کیا؟ اس وقت "مکمل" روداد دستیاب تھی تو "اجمال" کا نقاب اوڑھنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور ضیاء الحق صاحب نے کس اختیار کے تحت چپکے چپکے اسمبلی کی کارروائی ان کے حوالہ کر دی؟ اور کی بھی یا نہیں اس کی سند کیا ہے؟

وزیر قانون کا ریزولیوشن اور حزب اختلاف کی تحریک ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو پیش کئے گئے تھے۔ اللہ وسایا صاحب نے کارروائی کا آغاز "۵/اگست ۱۹۷۴ء کی کارروائی" سے کیا ہے۔ ۵/اگست سے تو جرح کا آغاز ہوا۔ ۳۰/جون اور ۵/اگست کے درمیانی عرصہ کی کارروائی بھی غائب ہے۔ وہ بیان جس پر جرح کی گئی وہ بھی غائب ہے۔ الغرض یہ بات تو واضح ہے کہ اللہ وسایا کی شائع کردہ کتاب قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی "مکمل کارروائی" ہرگز نہیں۔ اسے مکمل کارروائی قرار دینا جھوٹ اور تلبیس کے سوا کچھ نہیں۔

۱۳ دن کی کارروائی کی جو نامکمل رپورٹ ممبران اسمبلی کو مہیا کی جاتی رہی اس کا حجم بھی دو اڑھائی ہزار صفحات سے کم نہیں تھا۔ جرح کے دوران حضرت مرزا ناصر احمد صاحب آیاتِ قرآنی، احادیث اور عربی حوالہ جات پڑھتے رہے جو کارروائی قلمبند کرنے والا عملہ قلمبند نہیں کر پاتا تھا اور کارروائی میں وہ حصے درج نہیں ہوتے تھے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے طویل اقتباسات اسمبلی میں پڑھ کر سنائے تھے جن میں سے کسی کا بھی اللہ وسایا کی شائع کردہ کارروائی میں پتہ نہیں ملتا۔ بسا اوقات سوالات انگریزی زبان میں ہوتے تھے اور وہ انگریزی ہی میں درج تھے ان کا کوئی ذکر اس کارروائی میں نہیں ملتا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے بعض سوالات کے جواب میں تحریری بیان بھی داخل کئے تھے وہ تحریری بیان کیا تھے، وہ کہاں ہیں؟ ان کا بھی یہاں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ وہ تفصیل سے اپنی بات سمجھانے کے لئے بیان دیتے رہے اور اراکین اسمبلی ان کے جوابات سے اتنے متأثر تھے کہ جناب مفتی محمود کی نیند اڑ گئی۔ اس بارہ میں مفتی محمود صاحب کا شائع شدہ اقرار موجود ہے۔

قومی اسمبلی کے روبرو کارروائی کے دوران اپنے محضر نامہ میں بھی اور جرح کے دوران سوالات کے جواب میں بھی امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے دیوبندی مسلک کے بزرگ مولانا قاسم نانوتوی، بریلوی مسلک کے بزرگ مولانا احمد رضا خان بریلوی، اہلِ حدیث مسلک کے بزرگ نواب صدیق الحسن خان صاحب کے حوالہ جات اور دیگر بزرگان کے طویل حوالہ جات پیش کئے اور پڑھ کر سنائے تھے، جن کا ان دنوں قومی اسمبلی کے اراکین میں بڑا چرچا تھا۔ اللہ وسایا کی شائع کردہ مبینہ کارروائی میں ان حوالہ جات کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اگر واقعی ان کے پاس مکمل کارروائی موجود ہے تو ان حصوں کو شائع نہ کرنا صریح بددیانتی ہے۔ آخر قومی اسمبلی میں بلانے کا مبینہ مقصد یہی تھا کہ جماعت احمدیہ کو اپنا مؤقف بیان کرنے کا موقع دیا جائے۔ جو وضاحتیں دی گئیں اگر وہ غائب کر دی جائیں تو سمجھا یہی جائے گا کہ ان وضاحتوں سے احمدیوں کے خلاف گمراہ کن پراپیگنڈے کا تار پود بکھر کر رہ گیا تھا۔ ورنہ وہ وضاحتیں جو بقول انکے مکمل کارروائی میں ان کے پاس موجود ہیں انہوں نے اپنی کتاب میں شائع کیوں نہیں کیں۔ اور اگر مکمل ریکارڈ موجود نہیں ہے تو اپنی کتاب کو مکمل ریکارڈ کا نام کیوں دیا؟ ختم نبوت کے مقدس نام پر دین کی خدمت کے لئے نکلے ہیں تو یہ دھوکہ دہی اور فریب کیوں؟

بدقسمتی سے وطنِ عزیز ان دنوں مذہبی منافرت اور عدمِ رواداری کی گرفت میں ہے۔ رواداری، برداشت اور صبر و تحمل عنقاء ہیں۔ منافرت کی فتنہ سامانیاں آزاد اور بے لگام ہیں۔ معقولیت اور اعتدال پسندی تشدد کے ہاتھوں یرغمال بن چکے ہیں۔ احمدیوں پر پابندیاں، مقدمات کی بھرمار، تبلیغ پر پابندی، اخبارات و جرائد پر پابندی، اللہ وسایا صاحب سیاسی اقتدار کی ساز باز سے ان سب زنجیروں کا بندوبست کر کے احمدیوں کو للکارتے پھرتے ہیں۔ اگر واقعی خود پر بھروسہ ہے تو احمدیوں کے ساتھ مل کر یہ مطالبہ کریں کہ احمدیوں کے جرائد اور رسائل پر پابندیاں ختم کی جائیں اور تبلیغ پر پابندی ختم کی جائے تو خوب کھل جائے گا کہ کس کے نصیب میں شکست اور کس کے مقدر میں آسمان نے فتح لکھ دی ہے۔ اس طرح کی جعلسازی اور مفسدانہ کارروائیوں سے حق نہ کبھی چھپا ہے اور نہ کبھی چھپے گا۔

(۲)
قانونی حیثیت

دُنیا جانتی ہے یہ بات اسمبلی کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی کارروائی خفیہ تھی۔ خفیہ کیوں رکھی گئی؟ آیا خفیہ رکھا جانا مناسب تھا یا نہیں، یہ ایک الگ سوال ہے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ بارہا یہ مطالبہ کر چکی ہے کہ یہ کارروائی شائع ہونی چاہیے، مگر امر واقع یہ ہے کہ اسمبلی کی کارروائی شائع نہیں کی گئی۔ ایسی کارروائی جو اسمبلی کے قواعد کی رُو سے خفیہ رکھی جائے اس کارروائی کا ریکارڈ رکھنا یا اس کی رپورٹ تیار کرنا صرف قومی اسمبلی کے سپیکر کے اختیار میں ہے اور قواعد کی رُو سے کسی دیگر شخص کو یہ اختیار اور اجازت نہیں کہ وہ کوئی نوٹ رکھے یا اس کو کُلی یا جزوی طور پر ریکارڈ کرے یا اس کی رپورٹ کا کوئی حصہ اشاعت کے لئے جاری کرے یا اس کو ظاہر کرے یا اس کی کارروائی کی کوئی ایسی رپورٹ جاری کرے جو مزعومہ طور پر اسمبلی کی کارروائی سمجھی جائے۔ ایسی خفیہ کارروائی پر سے پابندی اٹھانے کا اختیار صرف اسمبلی کو ہے اور اس پابندی اٹھانے کا تحریک قائد ایوان کی طرف سے ہونا ضروری ہے۔ قائد ایوان کی تحریک جب منظور ہو جائے تو بھی کارروائی کی رپورٹ سپیکر کی زیر ہدایت سیکرٹری جنرل ہی تیار کروا سکتا ہے۔

قومی اسمبلی کے متعلقہ قواعد درج ذیل ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲۰۷: خفیہ اجلاس

کسی کمیٹی کے خفیہ اجلاس منعقد کئے جاسکتے ہیں اگر کمیٹی اس طرح فیصلہ کرے۔

قاعدہ نمبر ۲۰۸: شہادت قلمبند کرنے یا کاغذات، ریکارڈ یا دستاویزات طلب کرنے کا اختیار

(۴) کمیٹی کو کسی شخص کی حاضری کی تعمیل کرانے اور دستاویزات کو جبراً پیش کرانے کیلئے وہی اختیار حاصل ہوں گے جو دیوانی عدالت کو مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر 5 بابت (1908ء) کے تحت حاصل ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲۱۰: گواہوں کا بیان

(۵) جب کسی گواہ کو شہادت کے لئے طلب کیا جائے تو کمیٹی کی کارروائی کا لفظ بلفظ ریکارڈ رکھا جائے گا۔

(۶) کمیٹی کے سامنے دی گئی شہادت کمیٹی کے تمام اراکین کو فراہم کی جاسکے گی۔

قاعدہ نمبر ۲۷۴: کارروائی کی رپورٹ

سپیکر کسی خفیہ اجلاس کی کارروائی کی ایک رپورٹ ایسے طریقے سے مرتب کرا سکتا ہے جو وہ مناسب سمجھے لیکن کوئی دوسرا شخص کسی خفیہ اجلاس کی کسی کارروائی یا فیصلوں کا کوئی نوٹ یا ریکارڈ، خواہ جزوی یا کلی طور پر نہیں رکھے گا یا ایسی کارروائی کی کوئی رپورٹ جاری یا افشاء نہیں کرے گا یا کوئی ایسا بیان نہیں دے گا جس سے ایسی کارروائی مترشح ہو۔

قاعدہ نمبر ۲۷۵: دیگر امور کے بارے میں طریق کار۔

ان قواعد کے تابع، کسی خفیہ اجلاس کے سلسلے میں تمام دیگر امور کا طریق کار ایسی ہدایت کے مطابق ہوگا جو اسپیکر جاری کرے گا۔

قاعدہ نمبر ۲۷۶: اخفائے راز کی پابندی ختم کرنا

جب یہ خیال کیا جائے کہ کسی خفیہ اجلاس کی کارروائی کے بارے میں اخفائے راز کی ضرورت باقی نہیں رہی تو اسپیکر کی رضامندی کے تابع، قائد ایوان یا اس بارے میں اس کی جانب سے مجاز کردہ کوئی رُکن تحریک کر سکتا ہے کہ وہ آئندہ راز تصور نہ کی جائے۔

(۲) ذیلی قاعدہ (۱) کے تحت کسی تحریک کے منظور کئے جانے پر سیکرٹری جنرل اس خفیہ اجلاس کی کارروائی کی رپورٹ مرتب کروائے گا اور جتنی جلدی ممکن العمل ہو، اسے ایسی شکل میں اور ایسے طریقے سے شائع کرائے گا جس کی اسپیکر ہدایت دے۔

قاعدہ نمبر ۲۷۷: کارروائی یا فیصلوں کا افشاء

ماسوائے جیسا کہ قاعدہ 276 میں قرار دیا گیا ہے، کسی شخص کی جانب سے کسی بھی طریقے سے کسی خفیہ اجلاس کی کارروائی یا فیصلہ کا افشاء اسمبلی کے استحقاق کی سنگین خلاف ورزی تصور کیا جائے گا۔

قواعد کی اس صورت حال کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے "قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ" یا "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" کے زیر عنوان کتاب کی اشاعت کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ قانوناً یہ فرضی اور جعلی کارروائی متصور ہو گی اور اسے کسی حوالے کے طور پر ہرگز استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

ہاں البتہ جیسا کہ ہم آگے چل کر واضح کریں گے کہ یہ کتاب ہر منصف مزاج محقق کے لئے اس بات کی نشاندہی ضرور کرتی رہے گی کہ مذہب کا لبادہ اوڑھے ہوئے ایک سیاسی تنظیم نے کس کس حربے سے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ کتاب جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کی ہے ان کی عملی بددیانتی اور فریب اور جعلسازی کی ایک بدنما مثال کے طور پر تاریخ میں محفوظ رہے گی۔

(۳)
دوسری آئینی ترمیم

سال 1974ء میں تاریخ کا ایک انوکھا واقع رونما ہوا یعنی پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ سے احمدیوں کو آئین اور قانون کی اغراض کے لئے غیر مسلم قرار دے دیا۔ اس غرض کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ "خصوصی کمیٹی کی تشکیل اور اس کے دائرہ کار کے بارے میں وزیر قانون نے مندرجہ ذیل تحریکات پیش کیں"۔

رولز آف بزنس کے قاعدہ نمبر 205 کے تحت مندرجہ ذیل تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیتا ہوں۔

یہ کہ "ایوان ایک ایسی خصوصی کمیٹی تشکیل کرے جو کہ پورے ایوان پر مشتمل ہو، اس کمیٹی میں وہ اشخاص شامل ہوں جو ایوان کو خطاب کرنے کا حق رکھتے ہوں۔ نیز ایوان کی کارروائی میں حصہ کا استحقاق رکھتے ہوں۔ سپیکر صاحب اس خصوصی کمیٹی کے چیئرمین ہوں اور یہ کمیٹی مندرجہ ذیل امور سرانجام دے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

عزیز خدا کا نام ہے۔ وہ اپنی عزت کسی کو نہیں دیتا مگر انہی کو جو اس کے لئے کھوئے گئے ہیں

عزیز ایسی ذات کو کہتے ہیں جو سب پر غالب ہو اور اس پر کوئی غالب نہ آسکے اور عزیز کے معنوں میں صرف غالب آنا نہیں بلکہ معزز ہونا بھی شامل ہے

آیات قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲؍ فروری ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۲؍ تبلیغ ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

آج کے خطبہ جمعہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا نیا مضمون شروع ہوگا۔ خلاصۃً مَیں آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا ذکر مجموعی طور پر اٹھاسی (۸۸) دفعہ آیا ہے جس میں سے ۴۷ دفعہ عزیز کی صفت کے ساتھ حکیم کو بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ باقی مقامات میں صفت عزیز کے ساتھ ذُوانْتِقَام، قَوِیٌّ، عَلِیْمٌ، حَمِیْدٌ، رَحِیْمٌ، غَفُوْرٌ، وَهَّابٌ، غَفَّارٌ، مُقْتَدِرٌ اور جَبَّار صفات کا ذکر ملتا ہے۔

ایک اَور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ سورۃ الشعراء کے گیارہ میں سے ۸ رکوع اَلْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ کی صفات پر ختم ہوتے ہیں۔ اس مختصر بیان کے بعد اب مَیں عزیز کے لغوی معانی پیش کرتا ہوں۔

حل لغات: مفردات میں امام راغبؒ فرماتے ہیں: ”العزیز ایسی ذات کو کہتے ہیں جو سب پر غالب ہو اور اس پر کوئی نہ غالب آسکے“۔ اور عزیز میں صرف غالب آنا نہیں بلکہ معزز ہونا بھی شامل ہے۔ وہ غلبہ ہو لیکن اپنی عزت اور شان کی وجہ سے۔

”اور آیت کریمہ (اِنَّہٗ لَکِتَابٌ عَزِیْزٌ) کا مطلب یہ ہے ایسی کتاب جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اور جس کی نظیر پیش کرنا محال ہے۔

لسان العرب میں لکھا ہے: العزیز: خدا تعالیٰ کی صفات اور اُس کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے اور زجاج کا قول ہے کہ العزیز اس نا قابلِ تسخیر ہستی کو کہتے ہیں جس پر کوئی دوسرا غالب نہیں آسکتا۔ بعض کا خیال ہے کہ العزیز قوی اور ہر چیز پر غالب ہستی کو کہتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ العزیز سے مراد ایسی ذات ہے جس کی طرح کوئی نہ ہو“۔

یہ بھی درست ہے کہ دنیا کے لحاظ سے آپ کسی کو بھی عزیز کہہ لیں جو مرضی بادشاہ ہو یا کوئی اور ہو۔ مگر ایسا غالب اور جو صاحب عزت و کرم ہو یہ انسان میں ممکن نہیں ہے۔ اس لئے یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

”خدا کے اسماء میں سے ایک اسم المعزّ بھی ہے اور اس سے مراد وہ ذات ہے جو اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عزت بخشتی ہے۔

منجد میں ہے:- العزیز بادشاہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کا اس کی رعیت پر غلبہ ہوتا ہے۔

العزیز کا ایک معنی صاحبِ شرف اور مکرّم بھی ہے۔

اب قرآن کریم کی وہ آیات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں عزیز کا ذکر ملتا ہے۔

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ . اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ (سورۃ البقرہ: ۱۳۰)۔ اور اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور اُن کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

اب یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے اور قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کی طرف منسوب ہو کر یہ دعا جہاں بھی آئی ہے وہاں یہ فرمایا گیا ہے کہ جب تو کتاب اور حکمت کی باتیں ان لوگوں کو سمجھا دیتا ہے تو پھر ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ یعنی پہلے اللہ کی طرف سے آیات کی تلاوت کرتا ہے پھر حکمت کی باتیں ساری ان کو سمجھاتا ہے اور جب وہ سب سمجھ جاتے ہیں تو پھر ان کا تزکیہ کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہر جگہ اسی ترتیب سے یہ دعا آئی ہے لیکن قرآن کریم کی شان یہ ہے کہ جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے طور پر رسول اللہ کا ذکر فرمایا ہے جیسے سورۃ الجمعہ میں فرمایا ہے وہاں پہلے ان کو حکمت سمجھاتا ہے، پھر ان کا تزکیہ کرتا ہے ﴿یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ کہ وہ ان پر تلاوت آیات کرتے ہی ان کا تزکیہ کر دیتا ہے اور پھر ان کو علم اور حکمت سکھاتا ہے۔ اس میں ایک اور خوبصورتی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب تزکیہ ہو جائے تبھی حکمت کی بات سمجھ آسکتی ہے۔ ورنہ اگر تزکیہ ہی نہ ہو تو حکمت کی باتیں بالکل بے معنی ہو جاتی ہیں۔ تو قرآن کریم کی عجیب شان ہے۔ فصاحت و بلاغت میں اس کا کوئی جواب نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جب آپؐ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل رقّت اختیار کرتے ہیں اور ہمیں دنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے اور ہم آخرت والوں میں سے ہو جاتے ہیں۔ اور جب ہم آپؐ سے جدا ہوتے ہیں تو ہمیں اپنے اہل سے موانست ہو جاتی ہے اور ہم اپنی اولاد سے پیار کرتے ہیں اور ہم اپنے آپ سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اُسی حال میں رہو جس حال میں تُم میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری زیارت کرتے۔ اور اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق نئے سرے سے لے آتا اس لئے کہ وہ گناہ کریں تا کہ اللہ ان کو بخشے ......“۔ پھر فرمایا: ”تین ایسے وجود ہیں جن کی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔ ایک امام عادل، دوم روزہ دار جب وہ روزہ افطار کرتے ہوئے دعا کرے۔ سوم مظلوم کی دعا آسمان تک پہنچتی ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ربّ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم مَیں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد کروں“۔ (ترمذی کتاب صفة الجنة باب ما جاء فی صفة الجنة ونعيمها)

اس میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ جو یہ فرماتا ہے کہ مَیں ایک ایسی مخلوق لے آؤں جو گناہ کرے اور پھر مَیں اسے بخش دوں۔ اس کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ شوق نہیں ہے کہ لوگ گناہ کریں۔ اصل مراد یہ ہے کہ حقیقت میں انسان کے اندر گناہ کرنے کی رغبت ہے۔ اگر انسان کے اندر یہ بات نہ ہوتی تو پھر فرشتے ہی کافی تھے، انسان کی پیدائش کی غرض ہی کوئی نہیں تھی۔ اور غفور صفت جو خدا کی ہے اس کا فرشتوں سے تعلق نہیں ہے۔ اس کا اسی قسم کی مخلوقات سے تعلق ہے جن سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ تو اگر تم نے اپنی پیدائش کا مقصد ہی کھو دیا ہوتا اور تم بھی فرشتوں کی طرح اس دنیا میں پھرتے تو پھر مجھے تمہاری ضرورت کیا تھی، پھر فرشتے ہی کافی تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابلیس نے اپنے ربّ سے کہا کہ تیری عزّت اور جلال کی قسم کہ مَیں بنی آدم کو اس وقت تک کہ ارواح ان میں ہوں گمراہ کرتا رہوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری عزت اور میرے جلال کی قسم مَیں اُس وقت تک ان کو بخشتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۹ مطبوعہ بیروت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اَعُوْذُ

بِعِزَّتِكَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ"۔ یعنی اے اللہ میں تیری ذات کی عزت کے واسطہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ایسا معبود ہے جس پر فنا نہیں جبکہ جن وانس مرنے والے ہیں۔

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ﴿وھو العزیز الحکیم﴾)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابو بکرؓ سے بدزبانی کی۔ نبی کریم ﷺ (اس کی باتوں پر) تعجب کرتے اور مسکراتے رہے۔ جب اُس شخص نے گالی گلوچ کی حد کر دی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اُس کی ہی بعض باتیں اُس پر لوٹائیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ ناراض ہوئے اور اُٹھ کر چل دیئے۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ آپؐ کے پیچھے گئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ آپ کی موجودگی میں مجھے گالیاں دے رہا تھا اور جب میں نے خود اُس کی ہی بعض باتیں اُس پر لوٹائی ہیں تو آپ ناراض ہو کر چل دیئے؟ آپؐ نے فرمایا: (جب تک تم خاموش تھے) تب تک ایک فرشتہ تمہارے ساتھ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ پھر جب تم نے اُس کی ہی بعض باتیں اُس پر لوٹانی شروع کیں تو شیطان (درمیان میں) آ گیا اور میں تو شیطان کے ساتھ بیٹھنے والا نہیں ہوں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکر! تین باتیں ایسی ہیں جو بالکل برحق ہیں۔ جس بندے پر کوئی ظلم ہو اور وہ اُس کا خدا کی خاطر جواب نہ دے تو اللہ تعالیٰ اُسے عزت بخشتا ہے اور اُس کی نصرت فرماتا ہے۔ اور جو شخص بھی صلہ رحمی کی خاطر عطیات دینے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اور بھی کثرت سے عطا فرماتا ہے۔ اور جو شخص بھی (مال کی) کثرت چاہتے ہوئے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے تنگدستی میں اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

اب یہ بھی ایک ایسی حقیقت ہے جو ہر شخص کے علم میں ہے کہ جو ایک دفعہ انسانوں سے مانگنے کا دروازہ کھول دیتا ہے تو اس کی بھوک کبھی بھی نہیں مٹتی اور اس کی غربت اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ تو سب سے زیادہ ضروری تو قناعت ہے کہ اللہ تعالیٰ پر قناعت کرے اور اس کے فضل سے ہی مانگے۔ وہ اپنے فضل سے پھر انسان کو بہت غنی کر دیتا ہے۔ اس لئے جن لوگوں کو رزق کی تنگی ہو ان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے قناعت طلب کریں۔ اصل میں رزق جتنا زیادہ بھی ہو پھر بھی وہ انسان کی خواہش اور حسرتوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ ابن آدم کو اگر ایک اور وادی دی جائے تو وہ کہے گا اس کے علاوہ اور بھی کچھ ہے تو دے دے۔ تو یہ جہنم کی ایک مثال ہے۔ انسان کی حرص و ہوا کی جہنم کبھی ٹھنڈی نہیں ہوتی۔ ایک عالم دے دو تو ایک اور عالم اس سے مانگ لیتا ہے۔ غالب نے بھی اپنی طرف سے ایک ہلکا سا طنزیہ شعر کہا ہوا ہے۔

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

حالانکہ حماقت کی یہ حد ہے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے تو دونوں جہان کی بھی کوئی قیمت نہیں ہے اور انسان جتنی دفعہ بھی تکرار کرتا چلا جائے گا خدا تعالیٰ کے ہاں اس سے کچھ بھی کم نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کی مثال کے طور پر ایک موقع پر سوئی کے ناکے کو پانی میں ڈبو کر نکالا اور کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ بے انتہا نعمت کرے اور بے شمار عطا فرمائے تو سوئی کے ناکے کو پانی سے نکال کر جو قطرہ لگا ہوتا ہے اتنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے سمندروں سے کم نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ بے انتہا مانگنا چاہئے۔ آگے اللہ کی مرضی ہے وہ سمجھتا ہے کہ کس بندے کو کس حد تک عطا کرنا چاہئے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾

(سورۃ البقرہ: ۲۰۹-۲۱۰)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ پس اگر تم اس کے بعد بھی پھسل جاؤ کہ تمہارے پاس کھلے کھلے نشان آ چکے ہیں تو جان لو کہ اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً: فرمانبرداری میں داخل ہو جاؤ۔ فرمانبرداری انسان کو کامیاب کر لیتی ہے۔ ابتدا سے یہ سبق شروع ہے۔ پہلے بتایا ﴿یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک﴾ (بقرہ:۵)۔ پھر فرمایا: ﴿اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ﴾ (بقرہ:۲۲) ﴿اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِنِّی ھُدًی﴾ (بقرہ:۳۹) پھر ابراہیمؑ کی طرز پر چلنے کا ارشاد کیا۔ پھر فرمایا کہ اس راہ میں جان پر بھی پڑے تو تامل نہ کرو کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۱۶/اپریل ۱۹۰۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا کلام مختصر ہوا کرتا تھا اس لئے ہر شخص فوری طور پر اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ تو بجائے اس کے کہ میں اس کی تشریح میں کافی وقت لگاؤں جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا میں نے انہی الفاظ میں آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اے ایمان والو! خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس جگہ شیطان سے مراد وہی لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں۔

(یادداشتیں براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ صفحہ ۱۰۲، نیز "پیغام صلح" صفحہ ۴۸)

اب یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کے ساتھی بھی بعض دفعہ شیطان ہوتے ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ خیال کر لینا کہ شیطان ضرور باہر سے آتا ہے جو ہمیں بدی کی تعلیم دیتا ہے یہ بات درست نہیں۔ ہر انسان کے ساتھ خدا تعالیٰ اس کی اپنی صفت سے ملتی جلتی باتیں کرنے والے شیطانوں کو لگا دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسے شیطان بھی لگ جاتے ہیں جو کسی شخص کی اپنی صفت کے بالکل خلاف ہوں اور جس طرح ایک روحانی اثر ہوتا ہے وہ اثر ڈال دیتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خدمت میں آپ کا ایک شاگرد حاضر ہوا۔ اس نے کہا کہ حضرت آپ کی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو خدا تعالیٰ کی ہستی پر شک کرنے کا وہم بھی نہیں آتا۔ لیکن جب میں مسجد نور میں نماز پڑھتا ہوں تو وہاں میرے دل میں طرح طرح کے وساوس پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی فراست نے فوراً سمجھ لیا کہ اس کا ساتھی کوئی دہریہ ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے ساتھ کون نماز پڑھتا ہے، تم اس سے ہٹ جاؤ اور اس کو اپنے سے دور کر دو۔ پھر اس نے ایسا ہی کیا تو پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کبھی اس کے ذہن میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہوا۔ تو وساوس بھی شیطان پیدا کرتا ہے اور شیطان سے مراد صرف شیطان وہ نہیں جو فرضی شیطان ہمارے تصور کا ہے بلکہ انسانوں میں سے بڑی کثرت کے ساتھ شیاطین ہیں جو وساوس پیدا کرنے والے ہیں۔

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى۔ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ۔ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (سورۃ البقرہ: ۲۲۱)۔ اور وہ تجھ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دے ان کی اصلاح اچھی بات ہے۔ اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بند ہی ہیں۔ اور اللہ فساد کرنے والے کا اصلاح کرنے والے سے فرق جانتا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور مشکل میں ڈال دیتا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ "خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَآءُ اِلَيْهِ"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے عمدہ سلوک کیا جا رہا ہو۔

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital

You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836
London:	07900 254520
London:	07939 054424
London:	07956 849391
London:	07961 397839
High Wycombe:	01494 447355
Luton:	01582 484847
Birmingham:	0121 771 0215
Manchester:	0161 224 6434
Sheffield:	0114 296 2966
W.Yorkshire:	07971 532417
Edingburgh:	0131 229 3536
Glasgow:	0141 445 5586

EUROPE ENGINEER LIST	
France:	01 60 19 22 85
Germany:	08 25 71 694
Germany:	06 07 16 21 35
Italy:	02 35 57 570
Spain:	09 33 87 82 77
Holland:	02 91 73 94
Norway:	06 79 06 835
Denmark:	04 37 17 194
Sweden:	08 53 19 23 42
Switzerland:	01 38 15 710

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھروہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بدسلوکی کی جائے۔

سنن نسائی میں ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً دنیا کا مال ہرا بھرا میٹھا ہے اور اس مسلمان کے لئے اچھا ساتھی ہے جو اس میں سے یتیم اور مسکین اور مسافر کو دیتا ہے۔ اور وہ شخص جو مالِ ناحق لیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا جاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور یہ مال اس کے خلاف قیامت کے روز گواہ ہوگا''۔

(سنن نسائی کتاب الزکوٰۃ)

عمرو بن شعیب اپنے دادا کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے پاس مال نہیں ہے مگر ایک یتیم کا کفیل ہوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے زیر کفالت یتیم کے مال سے صرف اسی قدر کھاؤ جو نہ اسراف ہو، نہ ہی فضول خرچی ہو اور نہ ہی اس کے مال سے اپنا ذاتی مال بڑھاؤ۔ اسی طرح یہ بھی نہ ہو کہ اس کے مال سے اپنا مال بچاؤ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۱۵۔۲۱۶۔ مطبوعہ بیروت)

یعنی جہاں خطرہ والی جگہ ہو، جہاں خطرہ ہو کہ یہ خراب نہ ہو جائے وہاں اپنا مال دینے کی بجائے اس یتیم کا مال استعمال کرلو یہ ہرگز جائز نہیں ہے۔ یتیم کا مال تو انسان کے پاس کفالت ہے۔ اور وہ اس کا کفیل ہونے کی وجہ سے ذمہ دار ہے۔ اگر غریب ہے تو صرف اتنا اس میں سے کھا سکتا ہے کہ جو اس کو بھوک سے نجات دیدے۔ ورنہ یتیم کا مال جو کسی کے پاس ہے وہ اس کے پاس امانت ہے۔ اس کے اموال میں بددیانتی نہیں کرنی چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

''جب لڑائی چھڑتی ہے تو اس میں مقتول بھی ہوتے ہیں اور مقتول کے بچے یتیم بھی ہوتے تھے اس لئے ان کی نسبت حکم دیا: اِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ان کی بہتری، بہبودی کا فکر بہت بڑی نیکی ہے۔''

(ضمیمہ اخبار بدر۔ ۱۶؍اپریل ۱۹۰۹ء)

یہاں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے اس معاملہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں ہونے والی مدافعانہ جنگوں کی طرف پھیرا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مدافعانہ جنگیں کیا کرتے تھے تو بہت سے لوگ شہید بھی ہو جاتے تھے اور پھر ان کے بچے یتیم رہ جاتے تھے تو ان کی خبرگیری کا خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اگر کوئی ایسا مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کردے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال اس کا متکفل کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لو۔ اور وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بیوقوفوں کے حوالہ مت کرو''۔ اب قرآن کریم کو دیکھئے یہ کیسی حکمت کی بات ہے کہ جو مال بظاہر یتیموں وغیرہ کا ہے فرمایا یہ قومی خزانہ ہے۔ اگر بیوقوفوں کے سپرد کریں گے اور وہ ضائع کریں گے تو ساری قوم کا نقصان ہوگا۔ اس لئے یہ مال قوم کا ہے ان کی حفاظت کرو۔ جب تک ان کو عقل نہ آ جائے اس وقت تک حسب ضرورت ان پر خرچ کرو۔ جب وہ صاحب عقل و فہم ہو جائیں اور ان کو پرکھ لو کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ مال کو ضائع نہیں کریں گے تب بے شک ان کو ان کا مال لوٹا دو بلکہ ضرور ان کا مال لوٹا دو۔ فرماتے ہیں: ''اور اس مال میں بقدر ضرورت ان کے کھانے اور پہننے کے لئے دے دیا کرو اور ان کو اچھی باتیں قول معروف کی کہتے رہو۔ یعنی ایسی باتیں جن سے ان کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے ان کے مناسب حال ان کی تربیت ہو جائے اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں۔ اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے ان کو سکھلاؤ اور اگر کوئی اور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسب حال ان کو پختہ کردو۔ غرض ساتھ ساتھ ان کو تعلیم دیتے جاؤ اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھلایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ پھر جب نکاح کے لائق ہو جائیں یعنی عمر قریباً اٹھارہ برس تک پہنچ جائے اور تم دیکھو کہ ان میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہو گئی ہے تو ان کا مال ان کے حوالے کرو۔ اور فضول خرچی کے طور پر ان کا مال خرچ نہ کرو اور نہ اس خوف سے جلدی کرکے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے ان کے مال کا نقصان کرو۔ جو شخص دولتمند ہو اس کو نہیں چاہئے کہ ان کے مال میں سے کچھ حق الخدمت لیوے۔ لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۶)

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۔ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾۔ (سورۃ البقرہ: ۲۲۹)

اور مطلقہ عورتوں کو تین حیض کی مدت تک اپنے آپ کو روکے رکھنا ہوگا۔ اور ان کے لئے جائز نہیں، اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہیں کہ وہ اس چیز کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کر دی ہے۔ اور اس صورت میں ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں واپس لے لیں اگر وہ اصلاح چاہتے ہیں۔ اور اُن (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مردوں پر) اتنا ہی حق ہے جتنا (مردوں کا) اُن پر ہے۔ حالانکہ مردوں کو ان پر ایک قسم کی فوقیت بھی ہے۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرمادیا ہے۔ ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ﴾ کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اُس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ ۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔''

(البدر۔ جلد ۲۔ نمبر ۱۸۔ بتاریخ ۲۲؍مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳۷)

آگے ہے ''وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ'' کہ مَیں تم میں اپنے اہل سے سب سے زیادہ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اپنی خواتین مبارکہ کے متعلق جو اسوہ ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بظاہر جو مارنے کا حکم ہے اس کو بھی غلط سمجھا گیا ہے۔ جو شریف النفس انسان ہو اور اپنی بیوی کے حقوق کا خیال کرے تو یہ ناممکن ہے کہ اس کی بیوی اس حد تک سر اٹھائے کہ پھر وہ اس کو مارنے پر مجبور ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیگمات، امہات المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے بعض ایسی باتیں بھی کر دیا کرتی تھیں جس سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچتی تھی مگر آپ نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا۔ کبھی ایک دفعہ بھی واقعہ ثابت نہیں کہ اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھایا ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارا اسوہ تو اسوۂ رسول ہی ہونا چاہئے۔ یہ جو قرآن کریم کی آیات کی غلط تشریح کرکے ہم سمجھتے ہیں کہ اب مارنے کی اجازت ہے یہ ناجائز بات ہے۔ میرے علم میں بعض احمدی ایسے ہیں جو یہ بہانہ کرکے کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اٹھانے کی اجازت دی ہے اپنی بیویوں پر بہت ظلم اور سختی روا رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شریعت کے مطابق فعل کر رہے ہیں یہ بالکل حرام ہے۔ شریعت وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے سمجھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس طرح شریعت کو اپنے اوپر نافذ فرمایا اور اپنی بیگمات پر نافذ فرمایا اس سے الگ شریعت بنانا بالکل ناجائز ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُس نے طلاق کے واسطے بڑے بڑے شرائط لگائے ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ۔ یہ امور سب اس واسطے ہیں کہ شاید کسی وقت اُن کے دلی رنج دُور ہو کر آپس میں صلح ہو جاوے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ کبھی کوئی قریبی رشتہ دار وغیرہ آپس میں لڑائی کرتے ہیں اور تازہ جوش کے وقت میں حکام کے پاس عرضی پرچے لے کر آتے ہیں تو آخر دانا حکام اس وقت ان کو کہہ دیتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ اصل غرض ان کی صرف یہی ہوتی ہے کہ یہ آپس میں صلح کرلیں گے اور اُن کے یہ جوش فرو ہوں گے تو پھر ان کی مخالفت باقی (نہ) رہے گی۔ اسی واسطے وہ اس وقت اُن کی وہ درخواست لینا مصلحت کے خلاف جانتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی مرد اور عورت کے الگ ہونے کے واسطے ایک کافی موقع رکھ دیا ہے۔ یہ ایک ایسا موقع ہے کہ طرفین کو اپنی بھلائی برائی کے سوچنے کا موقع مل سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اُسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جدا کر دیا جاوے"۔

(الحکم۔ جلد ۷۔ نمبر ۱۳۔ بتاریخ ۱۰/اپریل ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۱۴)

یعنی طلاق میں دو دفعہ طلاق دینے کے بعد بھی اگر طبیعت مائل ہو تو پھر اچھی طرح رکھو تاکہ پھر بار بار طلاق کا سوال نہ پیدا ہو۔ اور اگر جدا بھی کرنا ہے تو احسان کے ساتھ خوش کر کے اس کو جدا کرو۔

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ. فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ . وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾. (سورۃ البقرہ: ۲۴۱)

اور تم میں سے جو لوگ وفات دیئے جائیں اور بیویاں پیچھے چھوڑ رہے ہوں، اُن کی بیویوں کے حق میں یہ وصیت ہے کہ وہ (اپنے گھروں میں) ایک سال تک فائدہ اٹھائیں اور نکالی نہ جائیں۔ ہاں! اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں جو وہ خود اپنے متعلق کوئی معروف فیصلہ کریں۔ اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی جہاد ہی کی بات ہے۔ کیونکہ آخر مسلمان بھی مقتول ہوتے تھے۔ ان کی بیبیاں پیچھے رہ جاتیں۔ ان کے لئے وصیت فرمائی کہ ایک سال تک نہ نکالی جاویں"۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے نزدیک یہ عمومی نہیں ہے بلکہ جہاد کے دوران کا حکم ہے۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ ایک عمومی حسن و احسان کی جو تعلیم ہے اس کو کسی وقت کے لئے خاص نہیں کرنا چاہئے۔ جتنا زیادہ سے زیادہ اس کا دائرہ بڑھایا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ تو یہ حکم اب بھی چلتا ہے حالانکہ جہاد بظاہر نہیں ہو رہا۔ جن لوگوں کو اپنی بیویوں سے علیحدگی کرنی پڑے ان کو اپنے اہل و عیال کو نصیحت کرنی چاہئے کہ ان کو کم سے کم ایک سال تک اپنے گھر میں رہنے دو۔ اپنی مرضی سے چھوڑنا چاہیں تو چلی جائیں لیکن اگر نہیں چھوڑنا چاہتیں تو بے شک ان کا حق ہے کہ کم سے کم ایک سال اس گھر میں گزاریں جس میں اپنے خاوند کے ساتھ انہوں نے زندگی گزاری تھی۔

﴿اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى. قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ. قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ. قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا . وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾(سورۃ البقرہ: ۲۶۱)

اور (کیا تُو نے اس پر بھی غور کیا) جب ابراہیم نے کہا اے میرے ربّ مجھے دکھلا کہ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ اُس نے کہا کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟ اُس نے کہا کیوں نہیں مگر اس لئے (پوچھا ہے) کہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ اس نے کہا تُو چار پرندے پکڑ لے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لے"۔ ﴿فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ﴾ کا جو بالکل غلط ترجمہ بعض علماء کی طرف سے کیا جاتا ہے وہ عربی گرامر کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ ﴿فَصُرْهُنَّ﴾ کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کو پارہ پارہ کر دے مگر پھر ساتھ ﴿اِلَيْكَ﴾ نہیں آئے گا۔ اپنی طرف پارہ پارہ کرنے کا جو مضمون ہے یہ عربی زبان اجازت ہی نہیں دیتی کہ اس قسم کا ترجمہ کیا جا سکے۔ صُرْهُنَّ کا دوسرا مفہوم ہے اپنے ساتھ مانوس کر لے۔ تو یہ اِلَيْكَ کے ساتھ بالکل ٹھیک لگتا ہے کہ چار پرندے پکڑ کر اور ان کو قیمہ قیمہ نہ کر بلکہ ان کو اپنے ساتھ بہت مانوس کر لے۔ ان کو سدھا جس طرح انسان طوطوں پرندوں وغیرہ کو اپنے ساتھ سدھا لیتے ہیں۔ تو پھر دوسرے بھی آواز دیں تو وہ اڑ کر چلے آتے ہیں۔ تو اس طرح کا یہ حکم تھا۔ "اس نے کہا تو چار پرندے پکڑ لے اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لے، پھر ان میں سے ایک ایک کو ہر پہاڑ پر چھوڑ دے۔ پھر انہیں بُلا، وہ جلدی کرتے ہوئے تیری طرف چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت ابراہیمؑ کو ان کے ایک سوال پر اللہ تعالیٰ نے ایک دلیل بتائی ہے کہ کس طرح مُردے زندہ ہوں گے۔ اس پر فرمایا: دیکھ ان جانوروں کو جو جسم اور رُوح کا مجموعہ ہیں تیری ذرا سی پرورش کے سبب سے تیرے بلانے پر پہاڑیوں سے تیری آواز سن کر چلے آئیں گے تو کیا میں جو اُن کا حقیقی مالک اور ربّ پرورش کنندہ ہوں، میرے بلانے پر یہ ذرّات حیوان کے جمع نہیں ہو سکیں گے۔ اس نظارہ اور فعل پر بتاؤ کیا اعتراض ہے؟" (نورالدین۔ ایڈیشن سوم۔ صفحہ ۱۷۸۔۱۷۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اخیر میں اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز اور حکیم بیان کی ہے۔ یعنی اس کا غلبہ قہری ایسا ہے کہ ہر ایک چیز اس کی طرف رجوع کر رہی ہے بلکہ جب خدا تعالیٰ کا قرب انسان حاصل کرتا ہے تو اس انسان کی طرف بھی ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے جس کا ثبوت سورۃ العادیات میں ہے۔ عزیز حکیم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا غلبہ حکمت سے بھرا ہوا ہے، ناحق کا دکھ نہیں ہے۔"

(الحکم۔ جلد ۷، نمبر ۱۵، بتاریخ ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء۔ صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عزیز، خدا کا نام ہے۔ وہ اپنی عزت کسی کو نہیں دیتا مگر اُنہیں کو جو اُس کی محبت میں کھوئے گئے ہیں۔ ظاہر خدا کا نام ہے وہ اپنا ظہور کسی کو نہیں بخشتا مگر اُنہیں کو جو اُس کے لئے بمنزلہ اُس کی توحید اور تفرید کے ہیں اور ایسے اُس کی دوستی میں محو ہوئے ہیں جو اَب بمنزلہ اُس کی صفات کے ہیں۔ وہ اُن کو نور دیتا ہے اپنے نور میں سے۔ اور علم دیتا ہے اپنے علم میں سے۔ تب وہ اپنے سارے دل اور ساری جان اور ساری محبت سے اُس یار یگانہ کی پرستش کرتے ہیں اور اُس کی رضا کو ایسا چاہتے ہیں جیسا کہ وہ خود چاہتا ہے۔

انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں۔ بلکہ پرستش اُس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے"۔

یہاں تسبیح کے دانوں کا ذکر آیا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور خلفائے راشدین اور آپ کے بعد کے اوّلین تبع تابعین نے بھی کبھی تسبیح نہیں پھیری۔ یہ بعد کے بہانے بنے ہوئے ہیں۔ پھپھا کٹنیاں ہاتھوں میں تسبیح پکڑ کر دانے پھیرتی رہتی ہیں۔ لوگوں کو بتانے کے لئے کہ ہم کتنی بزرگ عورتیں ہیں اور واقعۃً تسبیح کے وقت وہ چاہے گالیاں دے رہی ہوں یا کچھ اور بکواس کر رہی ہوں وہ ساری تسبیح دانوں کے ساتھ ہی چل رہی ہوتی ہے۔ اس لئے تسبیح پھیرنے کا کوئی رواج مسلمانوں میں، آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ اور خلفائے راشدین اور تبع تابعین سے نہیں آیا۔ یہ بہت بعد کے وقت کی ایجاد ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تفصیل سے فرما رہے ہیں کہ: "اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو۔ اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو۔ اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اُس کی ہستی کے آگے مُردہ متصوّر ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے......... خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اُس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے۔ خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے اور دل اُسی پر توکّل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے۔ اور اگر ابراہیمؑ کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حکم ہو۔ یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجا لائے اور رضاجوئی اپنے آقائے کریم میں اُس حد تک کوشش کرے کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے۔ اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے ہیں اور اس شربت کو پیتے ہیں۔"

(حقیقۃالوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۲۔ صفحہ ۵۴۔۵۵)

اب اس خطبہ کے بعد مسنون خطبہ بعد میں پڑھتا ہوں۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور نے فرمایا کہ: "کھانسی میں مجھے خدا کے فضل سے پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ کسی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ جو علاج میں کر رہا ہوں اس سے جہاں تک ممکن ہے پہلے کی نسبت کافی فرق ہے۔ اور چوٹ جو لگی تھی اس میں بھی اب کافی فرق ہے، بہت نمایاں نظر آتا ہے۔

بلبل خوشنوا۔ ثاقب زیروی

مسعود احمد خان دہلوی

"ثاقب زیروی" نام ہے ایک بلند پایہ شاعر کا۔ یہ نام ہے لحن داؤدی رکھنے والے انسان کے روپ میں ایک بلبل خوشنوا کا۔ یہ نام ہے صحافت کے ہر شعبہ میں قلم کے جوہر دکھانے والے ایک نڈر، بیباک اور جری صحافی کا۔ یہ نام ہے حلقہ یاراں میں ہنسنے ہنسانے اور محفل کو کشت زعفران بنانے والے ایک بذلہ سنج لطیفہ گو کا۔ یہ نام ہے غیر مانوس ماحول میں بھی اچھے اچھوں اور بڑے بڑوں کو شیشوں میں اتار کر اپنا گرویدہ بنانے والے ایک مشاق ماہر تعلقات کا۔ یہ نام ہے ہمت واستقلال اور پامردی سے نامساعد حالات کا مقابلہ کرنے، اپنا راستہ بنانے اور اس پر مردانہ وار آگے سے آگے بڑھنے والے ایک نبرد آزما جوانمرد کا۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ نام ہے مشاعروں میں سر آنکھوں پر بٹھانے والوں کی واہ واہ اور غایت درجہ پذیرائی کو بالآخر تیاگ کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی خاطر گمنامی اور گوشہ نشینی کو ترجیح دینے اور اس پر فخر کرنے والے ایک ایثار پیشہ مرد غیور کا۔ یہ فکر عمیق کا غواص، یہ مقبول عام وخواص، عامیوں میں عامی اور نامیوں میں نامی گرامی ۱۳؍جنوری ۲۰۰۲ء بروز اتوار ۸۴ سال کی عمر پاکر اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت کر گیا۔ اس طرح وہ اپنے خالق ومالک کی طرف لوٹ گیا اور اسی کی طرف ہم سب نے اپنی اپنی باری پر لوٹ جانا ہے۔

ایک زمانہ میں جناب ثاقب زیروی سے مجھ ایسے مجلسوں اور ہنگاموں سے دُور دُور رہنے والے بے شعور کی بہت گاڑھی چھنی۔ یہ بات ہے پچاس سال سے بھی پہلے کے زمانے کی جب وہ روزنامہ الفضل میں میرے ایک ہم منصب ساتھی کی حیثیت سے بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اس زمانہ میں الفضل لاہور سے شائع ہوا کرتا تھا۔ گاڑھی دوستی کے اس زمانہ میں مَیں ان کی وساطت سے لاہور کے بعض صحافیوں، چیدہ چیدہ شاعروں اور ادیبوں سے متعارف ہوا اور اس طرح ان کے حلقوں تک مجھے بھی رسائی حاصل ہوئی۔ یہ تعلقات بہر طور میرے لئے مفید ثابت ہوئے۔ لیکن ثاقب کے ساتھ باہمی رفاقت و قربت کا یہ سلسلہ چند سال سے زیادہ نہ چل سکا اور وہ خدمت دین کی نیت سے ایک نئے عزم، نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ میدان صحافت میں پھر اترے لیکن یکسر ایک نئے رنگ میں اور نئے انداز سے۔ ہوا یوں کہ ۱۹۵۴ء میں دفتر الفضل لاہور سے ربوہ منتقل ہو گیا۔ ثاقب صاحب مرکز سے اجازت حاصل کر کے لاہور ہی میں رہے اور پھر لاہور ہی کے ہو کر رہے۔ لاہور سے مرکز کی اجازت لے کر ہفت روزہ "لاہور" نامی رسالہ نکالا اور اللہ کا نام لے کر اسے تن تنہا اپنی منشاء کے مطابق بڑے سلیقے سے مرتب کر کے نکالنا شروع کیا۔ عجیب بے سروسامانی کا عالم تھا۔ نہ سرمایہ نہ سٹاف، میدان بالکل سپاٹ۔ بعض مخلص دوستوں کی اعانت اور ہمت بازو سے کیا کچھ نہیں فراہم کیا اور کچھ نہ ہونے کے باوجود کیا کچھ نہیں کر دکھایا۔ ایسی ناگفتہ بہ حالت میں رسالہ نکالنے کا عزم جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ ہمت مرداں مدد خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے بیڑہ اٹھایا اور بیڑا پار لگا دکھایا۔ جوں توں کر کے رسالہ نکالتے رہے اور پھر نکالتے ہی چلے گئے۔ رسالہ نکالتے پچاس سال بیت گئے حتیٰ کہ اسی تگ ودو، مسلسل جدوجہد اور انتھک محنت شاقہ میں عمر بھی بیت گئی، اللہ کو پیارے ہو گئے لیکن ہفت روزہ "لاہور" کی شکل میں اپنی یادگار چھوڑ گئے۔

۱۹۷۴ء سے ان کے لئے مصائب کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ شعر و ادب کے سنگی ساتھی سب نے منہ موڑ لئے۔ ہر کسی نے دیدے پھیر لئے۔ سر آنکھوں پر بٹھانے والے سر بالوں کو آنے لگے۔ شعر و ادب کی محفلوں کو گرمانے والے ثاقب کو مشاعروں میں مدعو کرنا تو کجا تعظیم کرنے کا تسلیمات بجالانے والے آنکھیں ملانے سے کترانے لگے۔ مگر ثاقب کے پائے استقلال میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا۔ یہ مستقیم الحال پوری استقامت سے جادہ ہدایت پر گامزن رہا۔ اور زبان حال سے کہتا رہا کہ یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے۔ سر جاتا ہے تو جائے یہ کبھی نہ ہوگا کہ راہ حق سے سر موانحراف کی نوبت آئے۔ مرتے دم تک دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد نبھایا اور بڑی شان اور آن بان سے نبھایا۔

ثاقب جانباز نے رسالہ نکالا تو تھا لاہور کی ادبی، سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کے ترجمان کے طور پر لیکن جب زمانہ اور اہل زمانہ کے تیور بدلے ہوئے دیکھے تو اسے جماعت کی حمایت کے لئے وقف کر دیا۔ اس طرح قلمی خدمت کا خوب خوب حق ادا کرنے کی توفیق پائی۔ اس دوران اُن کے خلاف مقدمات دائر ہونے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مقدمے بنتے رہے وہ مقدموں کا بے جگری سے سامنا کرتے رہے اور بہت باقاعدگی کے ساتھ رسالہ بھی نکالتے رہے۔ بڑھاپے کے باوجود دونوں محاذوں پر جوانوں کی طرح ڈٹے رہے اور اسی حالت میں سرخرو ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ رسالہ "لاہور" ان کی یاد دلاتا رہے گا اور جلسہ ہائے سالانہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی تازہ کہی ہوئی نظمیں اپنی گونجدار سریلی آواز اور وجد آفریں لہجے میں سنانے کے ان کے مخصوص انداز کا غنائیت سے بھرپور و معمور تاثر جیتے جی کانوں میں رس گھولتا رہے گا۔

جوانی کے ابتدائی دور کے بعد کہولت اور بڑھاپے کی نقاہت میں بھی کام اور مسلسل کام سے ان کی لگن اور خدمت دین میں ہمہ وقت مگن رہ کر زندگی بسر کرنے کے چلن کا جب تصور کرتا ہوں تو ان کی وفات پر غم واندوہ کی حالت میں بھی بے ساختہ زبان پر آئے بغیر نہیں رہتا، ثاقب زیروی زندہ باد۔

بقیہ: اداریہ از صفحہ نمبر ۲

ہے کہ اوّل المسلمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھنے سے کس نے روکا تھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تلاوت قرآن مجید سے کس کی دلآزاری ہوتی تھی؟ رسول اللہ اور آپ کے اصحاب کو حج سے روکنے والے کون تھے؟ وہ کون تھا جو حضرت خبابؓ کو دہکتے انگاروں پر لٹایا کرتا تھا؟ اور وہ کون تھا جو سیدنا بلالؓ کو محض لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے اقرار کی وجہ سے گلے میں رسی ڈال کر پتھریلی زمین پر گھسیٹتا اور تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھا کرتا تھا؟ اور کیا انہیں معلوم ہے کہ ان سب مظالم کا اور اس مقابلہ کا بالآخر کیا نتیجہ نکلا تھا؟ نصرت الٰہی کس کے ساتھ تھی؟ کون حق پر تھا؟ اور انجام کار کون فتحیاب ہوا تھا؟ خدارا کبھی تاریخ کے آئینہ میں اپنی صورت دیکھنے کی ہمت تو کریں۔ شاید! شاید!! اور شاید!!! اپنا بھیانک چہرہ دیکھ کر کچھ خوف پیدا ہو اور ان داغوں اور دھبوں کو دور کرنے کی توفیق مل جائے۔

کیا ہمارے یہ معاندین دیکھتے نہیں کہ ان کے ان ظالمانہ اقدامات نے ﴿اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ کے قرآنی ارشاد کے فیض سے ہمیں اسلام میں اور بھی زیادہ پختگی عطا کر دی ہے۔ کلمہ شہادت سے ہماری وابستگی اور اس کے عرفان میں اور بھی وسعت اور استحکام پیدا ہوا ہے۔ ہمارے کمزور بھی پہلے سے بڑھ کر نمازوں میں پابندی اختیار کرنے لگے ہیں۔ ہماری مسجدیں پہلے سے زیادہ آباد ہو گئی ہیں۔ قرآن پاک سے محبت میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے احمدیہ مساجد کو گرایا اور جلایا مگر ہم احمدی ساری دنیا میں کثرت سے مساجد کی تعمیر اور قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم اور اسلامی تعلیمات کی عالمگیر اشاعت کے لئے دامے، درمے، سخنے پہلے سے بڑھ کر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور ہماری یہ ادنیٰ کاوشیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا شرف پا رہی ہیں اور اس کی تائید و نصرت کے نشانات ملک ملک میں کثرت سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ خدا ہمیں بڑھا رہا ہے اور جماعت احمدیہ کی مقبولیت سعید فطرت دلوں میں پھیلا رہا ہے ۔

ہائے ایں مردم عجب کور و کر اند　　　صد نشان بینند و غافل بگزرند

(ہائے افسوس یہ لوگ عجیب طرح کے اندھے اور بہرے ہیں۔ سینکڑوں نشان دیکھتے ہیں پھر بھی غافل گزر جاتے ہیں)۔

دوسری طرف جس اکثریت کے حکومتی طور پر ملکی قانون و آئین کی نظر میں مسلمان ہونے پر ان کو فخر ہے کیا اس کا حال اُنہیں معلوم نہیں؟ کیا وہ اپنے ماحول سے کلیۃً بے خبر ہیں؟ کیا وہ روزانہ کے اخبارات نہیں دیکھتے؟ قتل وغارت، دہشت گردی، مسجدوں پر حملے، نمازیوں کا قتل، معصوموں کا اغواء، ڈکیتی، فحاشی، عریانی، رشوت ستانی، منشیات کا فروغ، ہر قسم کی بدیاں اور بدکاریاں عروج پر ہیں۔ مسجدیں ویران ہیں، لوگ مسجدوں میں جانے سے خوف کھاتے ہیں۔ قرآن سے اور قرآنی تعلیمات سے نابلد و ناآشنا ہیں مگر بزعم خود "تحریک ختم نبوت کے رہنما" یہ مسلم علماء، اور ان کے ہمنوا اس بات پر خوش ہیں کہ وہ حکومت کے قانون کی رُو سے مسلمان ہیں۔ مسلمانی کا دعویٰ تو ہر کوئی کر سکتا ہے لیکن مسلمانی کی کوئی علامت اور اس مسلمانی کی خدا کے ہاں قبولیت کے کوئی آثار بھی تو ہوں۔

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر　　　خانہ ات ویران تو در فکر دگر

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب سے اس ملک کی قومی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا منحوس فیصلہ کیا ہے اس وقت سے یہ بدنصیب ملک اور اس کے عوام مسلسل غیر اسلامی حرکات میں زیادہ سے زیادہ ملوث ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ جو چند ایک اسلامی قدریں تھیں وہ بھی مفقود ہوتی چلی جا رہی ہیں اور عملاً یہ مُلّاں اور ان کے پیروکار اسلام کی نسبت غیر مسلموں کے زیادہ قریب ہیں۔ اور اب تو ملک کے دانشور برملا کہنے لگ گئے ہیں کہ ملک وملّت کو اس قعر مذلّت تک پہنچانے کے ذمہ دار یہ نام نہاد علماء اسلام ہی ہیں۔ چنانچہ ان مُلّاؤں سے نفرت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

بالآخر ہم ان مکفرین ومکذبین سے یہی کہتے ہیں کہ آپ جتنا چاہیں زور لگالیں، چیخیں اور چلائیں، دنیا کی کوئی طاقت احمدی مسلمانوں کو غیر مسلم نہیں بنا سکتی۔ اور دنیا کی طاقتوں کی حیثیت ہی کیا ہے کہ وہ اس جماعت کو غیر مسلم بنا سکیں جسے خدا مُسلم قرار دے اور اپنی روشن تائیدات اور زمینی و آسمانی نشانات سے اس کے مُسلم ہونے پر گواہی دے۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس وقت روئے زمین پر اسلامی برکات و ثمرات کا زندہ نمونہ دکھانے والی جماعت صرف اور صرف جماعت احمدیہ مسلمہ ہے۔

ما مسلمانیم از فضل خدا　　　مصطفیٰ ما را امام و مقتدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم　　　ہم بریں از دار دنیا بگذریم

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں　　　دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں　　　خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے　　　جان و دل اس راہ پر قربان ہے

بقیہ: احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں
از صفحہ نمبر ۴

(1) دین اسلام کے اندر ایسے شخص کی حیثیت یا حقیقت پر بحث کرنا جو حضرت محمد ﷺ کے آخری نبیؐ ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

(2) کمیٹی کی جانب سے متعین کردہ میعاد کے اندر اراکین سے تجاویز، مشورے، ریزولیشن وصول کرنا اور ان پر غور کرنا۔

(3) مندرج بالا متنازعہ امور کے بارے میں شہادت لینے کے بعد اور ضروری دستاویزات پر غور کرنے کے بعد سفارشات پیش کرنا۔

کمیٹی کیلئے "کورم" چالیس افراد پر مشتمل ہوگا' جن میں سے دس کا تعلق ان پارٹیوں سے ہوگا جو کہ قومی اسمبلی کے اندر حکومت کی مخالف ہیں یعنی حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہوں"۔

30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے بھی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے ایک قرارداد پیش کی' جس کا متن درج ذیل ہے۔

"جناب سپیکر" قومی اسمبلی پاکستان۔

محترمی!

ہم حسبِ ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں!

ہرگاہ کے یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعوٰی کیا، نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اسکا جھوٹا اعلان' بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے احکام سے غداری تھی۔

نیز ہرگاہ کے وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اسلام کو جھٹلانا ہے۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امتِ مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام احمد مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اُسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ نیز ہرگاہ کہ ان کے پیروکار، چاہے اُنہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا ایک بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں، جو مکہ مکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر اہتمام 6 اور 10 اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دُنیا بھر کے تمام حصّوں سے 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت، اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے، جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعوٰی کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنا چاہئے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر انکے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں"۔

قومی اسمبلی نے پورے ایوان کو ایک خصوصی کمیٹی کی شکل دے کر جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو اسمبلی میں پیش ہونے کا پابند کیا۔ جماعت احمدیہ نے اپنا مؤقف ایک محضر نامہ کی شکل میں پیش کر دیا جس میں ایوان کی اس حیثیت اور اختیار کو تسلیم نہیں کیا کہ وہ کسی کے ایمان کے بارے میں فیصلہ کرے۔ چنانچہ محضر نامہ کے آغاز ہی میں لکھا کہ:۔

"پیشتر اس کے کہ ان دونوں قراردادوں میں اُٹھائے جانے والے سوالات پر تفصیلی نظر ڈالی جائے ہم نہایت ادب سے یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ سب سے پہلے یہ اُصولی سوال طے کیا جائے کہ کیا دُنیا کی کوئی اسمبلی بھی فی ذاتہٖ اس بات کی مجاز ہے کہ:۔

اوّل:۔ کسی شخص سے یہ بنیادی حق چھین سکے کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے منسُوب ہو؟

دوم:۔ یا مذہبی اُمور میں دخل اندازی کرتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرے کہ کسی جماعت یا فرقے یا فرد کا کیا مذہب ہے؟"

جماعت احمدیہ کا مؤقف یہ تھا کہ:

"ہم ان دونوں سوالات کا جواب نفی میں دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک رنگ و نسل اور جغرافیائی اور قومی تقسیمات سے قطع نظر ہر انسان کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے منسُوب ہو اور دُنیا میں کوئی انسان یا انجمن یا اسمبلی اسے اس بنیادی حق سے محروم نہیں کر سکتے۔ اقوام متحدہ کے دستورالعمل میں جہاں بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے وہاں ہر انسان کا یہ حق بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ جس مذہب کی طرف چاہے منسُوب ہو"۔

چنانچہ کم و بیش دس صفحات پر پھیلے ہوئے دلائل اور وجوہات بیان کرنے کے بعد محضر نامہ میں اسمبلی سے یہ اپیل کی گئی کہ:۔

"پاکستان کی قومی اسمبلی ایسے معاملات پر غور کرنے اور فیصلہ کرنے سے گریز کرے جن کے متعلق فیصلہ کرنا اور غور کرنا بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ اقوام متحدہ کے منشور اور پاکستان کے دستور اساسی کے خلاف ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن کریم کی تعلیم اور ارشادات نبویؐ کے بھی سراسر منافی ہے اور بہت سی خرابیوں اور فساد کو دعوت دینے کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔"

اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں جماعت احمدیہ کے امام اور ان کے ساتھ ایک وفد پیش ہوا جن پر گیارہ روز تک جرح کے رنگ میں مختلف سوالات کئے جاتے رہے۔ وہ سوالات کیا تھے، ان کے جوابات کس انداز میں دیئے گئے، ان جوابات کی علمی حیثیت اور مقام و مرتبہ اور اثر آفرینی ایک الگ مضمون ہے۔ لیکن بالآخر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو ایک قرارداد منظور کر لی گئی اور اس کی روشنی میں آئین میں ترمیم کر دی گئی جس کی رو سے یہ قرار دیا گیا کہ:۔

جو شخص حضرت محمد ﷺ، جو کہ آخری نبی ہیں، کے آخری نبی ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعوٰی کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

ترمیم سے واضح ہے کہ مجدد دین، امام مہدیؑ اور عیسیٰؑ کے ظہور سے متعلق اُمت مُسلمہ کے ۱۴۰۰ سالہ مُسلّمہ عقیدہ سے انحراف کیا گیا ہے۔ ترمیم میں "قطعی اور غیر مشروط" اور "کسی بھی مفہوم" کے الفاظ اس بات کی بھی غمازی کر رہے ہیں کہ احمدی آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین تو ضرور مانتے ہیں۔ ترمیم پر احمدیوں کو تو دُکھ ہونا ہی تھا وطن عزیز کے سنجیدہ طبقہ نے بھی اس ترمیم پر دُکھ محسوس کیا۔ البتہ تنگ نظر مُلاؤں نے جشن منائے اور تحریک ختم نبوت نے اس ساری کارروائی کا سہرہ اپنے سر باندھا اور اس بات کو 1953ء سے لیکر 1974ء تک اپنی مساعی کا نتیجہ قرار دے کر فتح و کامرانی کے ڈنکے بجائے۔ دوسری طرف ایک سیاسی طالع آزما نے، جسے مذہب سے کوئی سروکار نہیں تھا، اپنے خیال میں ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر دیا اور بزعم خود ایک تیر سے کئی شکار کئے۔ ترمیم تو منظور ہو گئی، مگر کیسے منظور ہوئی، اس بارہ میں جناب الطاف حسن قریشی مدیر اُردو ڈائجسٹ نے "عوامی حقوق کی جنگ" کے زیر عنوان تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

"اس امر واقع سے انکار کی گنجائش نہیں کہ پہلی ترمیم اور دوسری ترمیم اتفاق رائے سے منظور ہوئی اور دوسری ترمیم میں بالخصوص تمام قوائد و ضوابط ایک طرف رکھ دیئے گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ترمیم کا تعلق قادیانیوں کو دستوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے تھا۔ ہم نے اس خطرناک پہلو کی پہلے ہی نشان دہی کی تھی کہ وزیر اعظم ایک پتھر سے دو شکار کرنا چاہتے تھے۔ ایک طرف دستور میں ترمیم کر کے عوامی جذبات پر فتح حاصل کر لی جائے اور دوسری طرف پارلیمنٹ کو دستوری ترمیم عجلت میں پاس کرنے کا خوگر بنا دیا جائے۔ مسٹر بھٹو نے قادیانی مسئلے کے بارے میں آخری اقدام کے لئے ۷/ستمبر کی تاریخ مقرر کر دی مگر ایسے حالات بھی پیدا کئے جن میں آخری وقت تک کوئی بات فیصلہ کُن نظر نہ آتی تھی۔ قومی اسمبلی میں کئی روز سے قادیانی مسئلے کے سلسلے میں خفیہ کارروائی ہو رہی تھی اور قادیانی جماعت کو اپنا موقف پیش کرنے کا پورا موقع دیا گیا تھا۔ یہ بحث ۶/ستمبر تک چلتی رہی اور کچھ طے نہ پایا کہ دستوری ترمیم کے الفاظ کیا ہوں گے۔ ۷/ستمبر کو چار بجے شام تک ایک غیر سرکاری مسودے پر مختلف پارلیمانی قائدین کے مابین گفت و شنید ہوتی رہی۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ خفیہ کارروائی کے نتیجہ میں ایک بل تیار ہوتا اور اس پر قومی اسمبلی کی مختلف کمیٹیوں میں غور ہوتا اور اس کے بعد اسے بحث و تمحیص کیلئے ایوان میں پیش کر دیا جاتا۔ جناب بھٹو اس پورے طریق کار کو ختم کر دینے کے درپے تھے تاکہ آئندہ کے لئے ایک مثال قائم ہو جائے۔ چنانچہ وہ آخری وقت تک طرح دیتے رہے اور پانچ بجے کے قریب بل پڑھ کر سنایا گیا اور ایک گھنٹے کے اندر اندر اسے اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا اور ضابطوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسی رات سینٹ کا اجلاس طلب ہوا اور اس ایوان میں بھی کچھ زیادہ وقت نہ لگا۔ اس روارَوی اور گہما گہمی میں کچھ بھی غور و فکر نہ ہوا اور دُوسری آئینی ترمیم میں چند بنیادی خامیاں رہ گئیں جن پر اب صدائے احتجاج بلند کی جا رہی ہے"۔

(اُردو ڈائجسٹ لاہور۔ دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۵۷)

تحریک ختم نبوت والوں نے جشن تو خوب منایا اور دُنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ جماعت احمدیہ عقائد کے اعتبار سے مسلمان نہیں اور اس بات پر گویا قومی اسمبلی نے مہر ثبت کر دی ہے۔ مگر مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولوی حضرات کو اپنی کامیابی پر دل سے یقین کبھی نہیں آیا اور وہ ہمیشہ ہی اپنے دل کو تسلی دلانے کیلئے کوئی نہ کوئی راہ نکالنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ پہلے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک صاحب، فقیر اللہ وسایا کی مرتبہ ایک کتاب "قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ" کے نام سے شائع کی گئی، جسے حضوری باغ روڈ ملتان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا، اور اب اسی کارروائی کو "پارلیمنٹ میں قادیانی شکست" کے نام سے شائع کر دیا ہے۔

(باقی اگلے شمارہ میں)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
'Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

بینن (Banin) (مغربی افریقہ) میں حکومت کی طرف سے

ڈاکٹر عبدالسلام (مرحوم) کے یادگاری ڈاک ٹکٹ کا اجراء

سلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف بینن یونیورسٹی کے ڈائریکٹر اور محکمہ ڈاک بینن کے ڈائریکٹر کے علاوہ ممتاز شخصیات اور صحافیوں کی شمولیت اور جماعت احمدیہ کی طرف سے پریس کانفرنس۔ ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں بھرپور کوریج

(رپورٹ: رشید احمد طیب۔ مبلغ سلسلہ)

عظیم عالمی شہرت یافتہ احمدی مسلم سائنسدان نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (مرحوم) نے تیسری دنیا کے ممالک میں علمی اور سائنسی ترقی کے لئے اپنی عمر وقف کر رکھی تھی اور اس مقصد کے لئے اٹلی میں آپ کا قائم کردہ عظیم الشان ادارہ، آپ کے حسین خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرتا چلا جا رہا ہے۔

بہت سے ممالک نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو اپنے ہاں مدعو کر کے علمی اور سائنسی ترقی کے لئے قیمتی رہنمائی حاصل کی۔ مغربی افریقہ کا ملک بینن (Benin) بھی ان خوش قسمت ممالک میں سے ایک ہے جس کی حکومت نے ۱۹۸۷ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو یہاں مدعو کیا۔

آپ کے اعزاز میں یہاں مختلف پروگرام منعقد کئے گئے اور بینن یونیورسٹی میں سائنسی تحقیق کا ایک ادارہ قائم کیا گیا جسے محترم ڈاکٹر صاحب کے نام سے معنون کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کے دورہ کے دوران آپ کے مضبوط جذبۂ ایمانی کا عکاس ایک بہت ہی روح پرور واقعہ پیش آیا جو ضمناً یہاں تحریر کیا جاتا ہے۔ ہوا یوں کہ آپ کی آمد کے موقع پر ایک طرف اس وقت یہاں موجود احمدی افراد بہت خوش تھے لیکن ساتھ فکر مند بھی تھے کہ پتہ نہیں ان کی ڈاکٹر صاحب جیسی عظیم ہستی سے ملاقات ہو پاتی ہے یا نہیں کیونکہ اس وقت یہاں جماعت کا مشن اتنا ترقی یافتہ نہ تھا اور نہ ہی جماعت کی کوئی بڑی اور اچھی مسجد تھی۔ اور دوسری طرف اس وقت کے ایک مسلمان غیر احمدی وزیر ذوالکفل صاحب بھرپور کوشش کر رہے تھے کہ مسلمان کمیونٹی کی جانب سے ڈاکٹر صاحب کا شاندار استقبال کیا جائے اور دارالحکومت 'کوتونو' (Cotonou) کی بڑی جامع مسجد میں خصوصی سرخ قالین بچھائے گئے تھے کہ ایک عظیم مسلم سائنس دان یہاں جمعہ پڑھنے کے لئے آئیں گے۔

ڈاکٹر صاحب نے جمعہ سے قبل ایک مقامی دوست سے پوچھا کہ یہاں احمدیہ مسجد کہاں واقع ہے۔ تو آپ کو بتایا گیا کہ کافی تلاش کے بعد پتہ چلا ہے کہ فلاں علاقہ میں ایک چھوٹی سی ٹین کی چھتوں والی مسجد ہے۔ اس پر محترم ڈاکٹر صاحب نے وزیر موصوف سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ مَیں جمعہ کے لئے اسی مسجد میں جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ اپنے پروٹوکول وفد سمیت اس سادہ سی مسجد احمدیہ میں تشریف لائے اور اپنے روحانی بھائیوں سے مل جل گئے اور نماز جمعہ ادا کی۔ اس یادگاری تاریخی نماز جمعہ کی وفور محبت سے لبریز سنہری یادیں آج بھی مقامی احمدی احباب کے دلوں میں زندہ ہیں اور بہت سے احباب نے وہ تاریخی لمحات تصویروں کی صورت میں اپنے پاس محفوظ رکھے ہوئے ہیں اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سادہ چھوٹی سی مسجد جدید تعمیر کی دومنزلہ بہت بڑی مسجد کی شکل اختیار کر چکی ہے اور تعمیر کے بالکل آخری مراحل سے گزر رہی ہے۔ اس کی تعمیر کا بیشتر خرچ مقامی احمدی احباب نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اکثر احمدی احباب اسے ایک عظیم معجزہ تعبیر کر رہے ہیں اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم اور جماعت احمدیہ سے محبت و عقیدت میں اور بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

حکومت بینن نے ملک کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی خدمات کے اعتراف کے طور پر یہ ڈاک ٹکٹ جاری کیا

ڈاک ٹکٹ کا اجراء

بینن یونیورسٹی میں قائم شدہ "سلام تحقیقاتی ادارہ" کے ڈائریکٹر پروفیسر جین پیری ایزن (Jean Pierre Ezin)، جنہیں ایک لمبا عرصہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے ساتھ افریقی ممالک میں کام کرنے کا موقعہ ملا ہے ایک لمبے عرصے سے اس کوشش میں تھے کہ وہ ڈاکٹر صاحب ایسی عظیم ہستی کو کسی طرح اپنے ملک میں متعارف کروائیں اور خراج تحسین پیش کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے پہلے ملک کے محکمہ ڈاک کے ڈائریکٹر سے ملاقات کر کے مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت اور ان کی خدمات سے انہیں آگاہ کرتے ہوئے آمادہ کیا کہ ان کا یہ آئیڈیا ہے کیوں نہ ہم اسے اس طرح ڈاک ٹکٹ جاری کر کے شرمندۂ تعبیر کریں۔ ان ڈائریکٹر صاحب نے جب حامی بھرلی تو اعلیٰ حکام سے بات کی گئی، حتی کہ صدر مملکت سے جب اس ضمن میں اجازت طلب کی گئی تو انہوں نے بخوشی اجازت دے دی۔ چنانچہ نومبر ۲۰۰۱ء میں یہ تاریخی ٹکٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی تصویر اور تعارف کے ساتھ چھپ گیا اور جنوری ۲۰۰۲ء سے باقاعدہ جاری کر دیا گیا۔ ۱۳۵ فرانک سیفا مالیت کا یہ ٹکٹ بینن ڈاک میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ٹکٹ ہے۔

پریس کانفرنس

جیسے ہی یہ ٹکٹ جاری ہوا، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت احمدیہ بینن نے مجلس عاملہ اور مبلغین کی میٹنگ میں مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ فوری طور پر ایک وسیع پیمانہ پر پریس کانفرنس بلائی جائے جس میں عوام الناس کو اس عظیم ہستی کا تفصیلی تعارف کرایا جائے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی طرف سے حکومت بینن کا شکریہ بھی ادا کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ۳۰ر جنوری ۲۰۰۲ء کا دن مقرر کر کے تیاریاں شروع کر دی گئیں۔

تیاری

پریس کانفرنس کے انعقاد کے لئے دارالحکومت کوتونو میں ایک نہایت خوبصورت اور شفاف ریسٹورنٹ کے بالائی ہال کا انتخاب کر کے اس کے لبنانی مالک سے بات کی گئی۔ جب اسے پروگرام کا مقصد اور تفصیل بتائی گئی تو اس نے کہا کہ مَیں بھی مسلمان ہوں اور بحیثیت مسلمان اس عظیم سائنس دان کا بہت قدردان ہوں۔ آپ کے اس پروگرام میں تعاون کر کے مَیں خوشی محسوس کروں گا۔ چنانچہ اس نے ریسٹورنٹ کا وہ وسیع اور خوبصورت ہال بلا معاوضہ ہمیں دے دیا۔

جگہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں سارے انتظامات مکرم ڈاکٹر عبدالوحید خادم صاحب نے کئے۔ اس کے بعد ہال کی سجاوٹ اور سیٹنگ وغیرہ کا کام مکرم خالد محمود صاحب، مجیب احمد منیب صاحب اور خاکسار رشید احمد طیب، مبلغین سلسلہ نے سرانجام دئے۔ سٹیج کے عقب میں قریباً چار میٹر لمبا بینر آویزاں کیا گیا تھا جس کے ایک طرف ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نوبل انعام لیتے وقت کی تصویر اور دوسری طرف جاری ہونے والے ڈاک ٹکٹ کی تصویر دکھائی گئی تھی۔ درمیان میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر والا Logo بنایا گیا تھا اور نیچے جلی حروف میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا تعارف تحریر کیا گیا تھا۔

مکرم اصغر علی بھٹی صاحب اور انوار الحق بیگ صاحب مبلغین سلسلہ نے مقامی فعال خادم مکرم عثمان صاحب کے تعاون سے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے متعلق دستیاب معلومات وغیرہ کے انگریزی مواد سے فرانسیسی زبان میں ایک تفصیلی مقالہ کی صورت میں مواد تیار کیا جسے پریس کانفرنس میں پیش کیا جانا تھا۔ جماعت کے دو بہت ہی عقیدت رکھنے والے عیسائی صحافی دوستوں آریمی شوبادے (Arimi Chobade) صاحب اور کرسٹن ٹوھا (Christian Toha) صاحب نے ملک کے تمام معروف اخبارات کے دفاتر، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نمائندگان سے روابط کر کے انہیں مدعو کرنے کی ذمہ داری احسن رنگ میں نبھائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

پریس کانفرنس کا انعقاد

پریس کانفرنس کے آغاز میں مکرم امیر صاحب جماعت بینن نے دو خصوصی مہمانوں، سلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف بینن یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر جین پیری ایزن (Jean Pierre Ezin) اور محکمہ ڈاک بینن کے ڈائریکٹر مکرم جبریل ٹوپانو (Gabriel Tok Pano) کو اپنی اور جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی سوانح اور آپ کی خدمات کے بارہ میں قریباً چالیس منٹ کا مقالہ پیش کیا جس مین بالخصوص تیسری دنیا کے غریب ممالک میں سائنسی و علمی ترقی کے میدان میں آپ کی خدمات کا ذکر تھا۔ اس کے ساتھ آپ نے اپنی اور جماعت احمدیہ بینن کی طرف سے محکمہ ڈاک اور حکومت بینن کا شکریہ ادا کیا کہ کس خوبصورت اور عمدہ طریق سے اس ملک نے ایک عظیم خادم انسانیت سائنس دان کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

اس کے بعد پروفیسر جین پیری ایزن صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ انہیں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ ۲۰ سے زائد افریقن ممالک میں جانے کا موقع ملا اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی ذات کو بہت قریب سے دیکھا اور اس عظیم ہستی کو نہایت سادہ مزاج اور عالی ظرف

اور خدمت انسانیت کے جذبہ سے لبریز پایا۔انہوں نے کہاکہ آج کی پریس کانفرنس میں امیر جماعت احمدیہ کامقالہ سن کرمَیں حیران ہوں کہ آپ لوگوں کوکس قدر تفصیل سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے متعلق معلومات ہیں اور کتناپیار اور خلوص آپ ان سے رکھتے ہیں۔ اور یہ حیرت انگیز کانفرنس منعقد کررہے ہیں اس پر ہمارا ادارہ یقیناً آپ کا شکر گزار ہے۔

نیز پروفیسر موصوف نے بتایاکہ ان کے ادارہ سے اوسطاً ہر سال بیس چنیدہ طلباء اٹلی میں سلام انٹر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ میں سپیشل کورس کے لئے منتخب ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ سے جاری ہے۔اور اب تک قریباً ایک سو سے زائد سکالرز جوکہ ہمارے ادارہ کے فارغ التحصیل ہیں اٹلی سے اپنے کورس مکمل کرنے کے بعد افریقہ کے مختلف ممالک کی یونیورسٹیوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرم جبریل ٹوکوپانو (Gabriel Toko Pano) ڈائریکٹر محکمہ ڈاک نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہاکہ ہم نے بہت غور وخوض اور سوچ بچار کے بعد یہ ڈاک ٹکٹ جاری کرنے کافیصلہ کیا تھااور آج جب اس کانفرنس میں شرکت کرکے اُس عظیم ہستی کے متعلق اتنی تفصیل سے سنا ہے تو ہم پوری طرح سے مطمئن اور خوش ہیں کہ ہمارا یہ اقدام نہایت صحیح اور بروقت تھااور وہ عظیم انسان واقعی اس بات کا مستحق ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک کم ازکم اس سطح پراسے یادرکھیں۔

اس کے بعد صحافیوں کو سوالات کا موقع دیا گیا ۔محترم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں ، آپ کی خدمات اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ان کے تعلق کے بارہ میں سوالات کے جوابات مکرم امیر صاحب نے دئے۔

ایک صحافی نے پروفیسر ایزن صاحب سے سوال کیاکہ ہمارا ملک اوردیگرافریقی ممالک اس عظیم خادم انسانیت ہستی کی یاد کس طرح تازہ رکھ سکتے ہیں اور قدر کرسکتے ہیں؟۔

پروفیسر صاحب نے جواب دیاکہ سب سے اہم توڈاکٹر سلام کا تیسری دنیا کے لئے پیغام ہے کہ ہم ہر ملک میں سائنسی اور علمی ترقی کوسب سے زیادہ اہمیت دیں کہ اسی میں ہماری ترقی اور بقا کی ضمانت ہے۔اور ہمیں خوشی ہے کہ بینن میں اس پر عمل شروع ہو چکاہے اوراس کامنہ بولتا ثبوت ہمارا یہ ادارہ "سلام انسٹی ٹیوٹ آف ریسرچ" ہے اور پھر جس طرح سے ہماری حکومت نے یادگاری ٹکٹ کا اجراء کیاہے یہ بھی ڈاکٹر سلام کویاد رکھنے اورانہیں خراج تحسین پیش کرنے کاایک خوبصورت انداز ہے۔

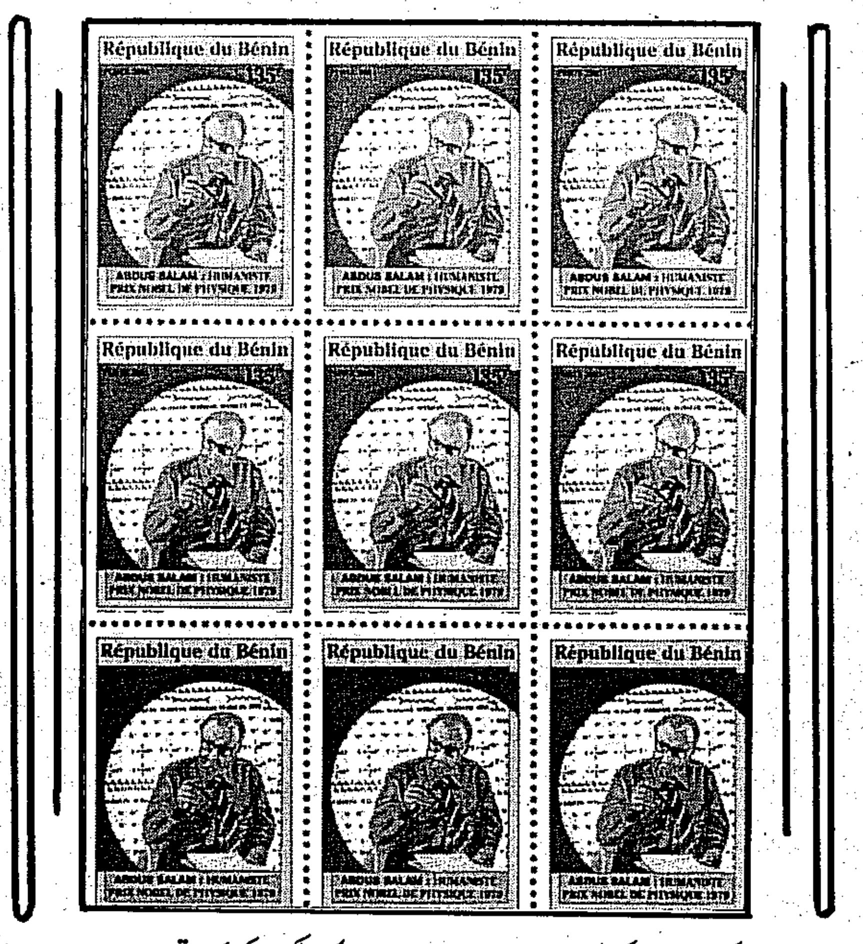

حکومت بینن کی طرف سے جاری ہونے والے ڈاک ٹکٹوں کی ایک تصویر

تقریب کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے بینن جماعت کی طرف سے ان دونوں معزز مہمانوں کی خدمت میں ایک ایک خوبصورت فریم شدہ ڈاک ٹکٹوں کا سیٹ تحفۃً پیش کیاجسے دونوں حضرات نے نہایت خوشی سے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔

نیز پروفیسر ایزن صاحب کوڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ایک بڑی اور خوبصورت فریم شدہ تصویر ان کے ادارہ کے لئے پیش کی گئی جس پر پروفیسر موصوف کی خوشی قابل دید تھی۔

شرکاء

اس پریس کانفرنس میں مذکورہ بالا دو معزز مہمانوں کے علاوہ سلام انسٹی ٹیوٹ آف بینن یونیورسٹی کے ۲۰ طلباء، ۳۵مقامی احمدی احباب، پانچ مرکزی مبلغین سلسلہ اور تین ڈاکٹر صاحبان اور ۳۸صحافی شامل ہوئے جن میں نیشنل ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے نمائندگان، پانچ ایف ایم ریڈیو چینلز کے نمائندے اور بائیس اخباری نمائندے شامل تھے۔

صحافیوں کا اتنی بڑی تعداد میں کسی پریس کانفرنس میں آنا بھی اپنی نوعیت کامنفرد واقعہ تھا جس کااظہار اکثر صحافیوں اوردیگر مہمانوں نے بھی کیااور اکثر نے کہاکہ ہم نے اپنے مختلف اخبارات کے اتنی تعداد میں صحافی کبھی اکٹھے کسی پریس کانفرنس میں نہیں دیکھے۔

کانفرنس کے اختتام پر تمام شرکاء کی ماحضر سے تواضع کی گئی۔

ذرائع ابلاغ میں اشاعت

کانفرنس کے اگلے ہی دن ملک کے ۱۴بڑے اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ مع تفصیلات خبر شائع کی گئی۔اس کے ساتھ ساتھ نیشنل ریڈیو اور جملہ FM ریڈیو چینلز سے کانفرنس کی خبر باربار نشر کی گئی۔

نیشنل ٹیلی ویژن نے اپنے خبر نامہ میں تین منٹ پر مشتمل خبر تصویری جھلکیوں کے ساتھ نشر کی ۔اوراگلے دن ان کے نمائندے نے آکرامیر صاحب سے درخواست کی کہ ہم ایک تفصیلی پروگرام ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے ٹیلی ویژن میں دیناچاہتے ہیں۔اس سلسلہ میں امید ہے جلد ہی قارئین خوشخبری سنیں گے۔انشاءاللہ۔

چونکہ بینن ٹیلی ویژن کی نشریات سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ بہت سے افریقی ممالک میں دیکھی جاتی ہیں اس لئے امید ہے کہ جہاں جہاں بھی یہ نشریات دیکھی جاتی ہیں وہاں کے عوام تک اس تاریخی پریس کانفرنس کے ذریعہ اس عظیم سائنسدان کے متعلق بیش قیمت معلومات ضرور پہنچی ہونگی۔خدا تعالیٰ سے دعاہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی اس کاوش کواحسن رنگ میں قبول فرمائے اور جماعت کوترقیات سے نوازتاچلاجائے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ:جلسہ سالانہ کینیا از صفحہ ۱۳

مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر کینیا کے علاوہ مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر تنزانیہ ، مکرم بکری عبیدی کلوٹا صاحب ، مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب اور مکرم جمیل احمد صاحب مبلغین سلسلہ نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دئے جس کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا دن

۲۶/دسمبر جلسہ کا آخری دن تھا۔نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد مکرم اے ایم گاکوریا صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے آٹھ بجے صبح ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم رشید احمد دبار صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب مبلغ کینیانے تقریر کی جس کے بعد مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے "نظام جماعت" کے موضوع پر تقریر کی۔اجلاس ھذا میں مختلف سکولوں کے اساتذہ اور ہیڈماسٹر صاحبان تشریف لائے ہوئے تھے۔مکرم امیر صاحب نے ان کے تعارف کے بعد ان کے مخلصانہ تعاون کاشکریہ اداکیا۔نیز آپ نے تمام ضلعی انتظامیہ خصوصاً پولیس کا بھی شکریہ اداکیا جنہوں نے جلسہ کے ایام میں خصوصاً رات کے وقت سیکیورٹی کا بہترین بندوبست کیا ۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے بتایاکہ امسال جلسہ کی حاضری ۲۵۳۰رہی جو گزشتہ سال سے دوگنی ہے۔ اوراس میں پندرہ سونو مبایعین ہیں۔

اس کے بعد مکرم مقصود احمد منیب صاحب مبلغ سلسلہ شیانڈانے جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں احباب جماعت اوردیگر مخلصین کے بھرپور تعاون کاشکریہ اداکیااور جلسہ کی کامیابی پر مبارکباد دی۔بعدہ مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور شرکاء جلسہ کوالوداع کہااوردعاکروائی۔

اس جلسہ کی تمام کارروائی کینیا کی قومی زبان سواحیلی میں ہوئی جس سے سامعین کی دلچسپی میں اضافہ ہوااورانہیں جملہ تقاریر کو سمجھنے میں آسانی ہوئی۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس جلسہ سے دودن قبل مکرم نوراللہ خان صاحب اور مکرم بشارت احمد قمر صاحب مبلغین سلسلہ پاکستان سے کینیا پہنچے تھے۔دونوں مبلغین جلسہ کی کارروائی میں شامل ہوئے اور جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں انہوں نے مفوضہ فرائض بھی نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے۔اس طرح ان دونوں مجاہدین کی آمد ہمارے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔الحمد للہ علی ذلک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪تک سٹوڈنٹس کو ۳۵تا۵۰ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔ ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کوملازمت دلواتے ہیں۔بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔جواحباب یکمشت ادائیگی نہیں کرسکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تازیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پرلگ سکیں۔نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔ہم کمپیوٹر کورس انگریزی میں کرواتے ہیں۔جرمن ترجمہ بھی ہے۔
صرف خواتین کی کلاس کی معلومات کے لئے رجوع کریں۔خواتین کے لئے رہائش کاانتظام ہے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

شیانڈا کے مقام پر
جماعت احمدیہ کینیا (Kenya) (مشرقی افریقہ) کے
۲۴ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

اڑھائی ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔ متعدد ٹھوس علمی اور ایمان افروز تقاریر

(رپورٹ: بشارت احمد طاہر۔ مبلغ سلسلہ کینیا)

امسال خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کینیا کا جلسہ سالانہ ۲۴؍ تا ۲۶؍ دسمبر ۲۰۰۲ء بمقام شیانڈا (Shianda) منعقد ہوا جس میں ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے علاوہ چار ہمسایہ ممالک تنزانیہ، یوگنڈا، ایتھوپیا اور روانڈا سے بھی احباب جماعت نے شرکت کی۔

بعض وجوہات کی بناپر جماعت احمدیہ کینیا کی نیشنل مجلس عاملہ نے امسال نیشنل جلسہ سالانہ شیانڈا (ویسٹرن ریجن) میں منعقد کرنے کی سفارش کی جسے سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت منظور فرما لیا۔ چنانچہ بعد از منظوری جلسہ کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ شیانڈا ویسٹرن ریجن کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں کافی پرانی اور مشہور و مضبوط جماعت ہے۔ یہاں مسجد اور مشن ہاؤس کے علاوہ ایک کلینک بھی ہے جس کا سنگ بنیاد خود حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دورہ کینیا ۱۹۸۸ء کے دوران رکھا۔ مکرم ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب لمبے عرصہ سے یہاں مصروف خدمت ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً

یہاں چونکہ پہلی مرتبہ اتنا بڑا اجتماع ہو رہا تھا اس لئے بہت زیادہ انتظامات کی ضرورت تھی۔ الحمد للہ کہ تمام انتظامات احسن طریقے سے ہو گئے اور تمام ضرورتیں قریبی شہر ممیاس سے پوری ہو گئیں۔ تاہم اس کے لئے بہت زیادہ محنت کرنی پڑی جس کے لئے مکرم مقصود احمد منیب صاحب مبلغ شیانڈا اور ان کی ٹیم نے مسلسل کئی ہفتے کام کیا۔ ان کی معاونت کے لئے ہیڈکوارٹر نیروبی سے خاکسار (بشارت احمد طاہر) اور بعدہ مکرم محمد طفیل گھمن صاحب مبلغ سلسلہ نکورو (Nakuru) ریجن کو بھی کئی دن پیشتر شیانڈا بھجوا دیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں ارد گرد کی جماعتوں سے بھی احباب کی کثیر تعداد روزانہ کام کے لئے آجاتی تھی جس سے بفضل خدا سب انتظامات بخوبی مکمل ہو گئے۔

مہمانوں کی رہائش کے لئے مشن ہاؤس، ڈاکٹر ہاؤس اور ہسپتال کے علاوہ "لوبینو" ہائی سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں موسمی لحاظ سے نہایت موزوں اور کافی بندوبست کیا گیا تھا۔ اس علاقہ میں پانی کا حصول خاصا مشکل ہے جبکہ پانی بنیادی ضرورت ہے۔ ایک غیر از جماعت دوست کے تعاون سے یہ مسئلہ بھی بخوبی حل ہو گیا اور ہمہ وقت ایک ٹینکر پانی کی فراہمی میں مصروف رہا اور کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہ آئی۔

جماعتی روایات کے مطابق جلسہ کے تمام انتظامات کو شعبہ وار تقسیم کر کے ہر شعبہ کا الگ ناظم مقرر کیا گیا جس کی معاونت کے لئے حسب ضرورت معاونین دیئے گئے۔ جلسہ گاہ، مشن ہاؤس اور جماعتی عمارتوں کو رنگ و روغن کرنے کے علاوہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور مختلف بینرز سے سجایا گیا۔ تمام راستوں کی صفائی اور تزئین کا کام بھی نہایت خوبی سے کیا گیا۔ حفاظتی اقدامات کے طور پر خدام کے علاوہ مقامی پولیس نے بھی رضاکارانہ طور پر ڈیوٹیاں دیں اور دن رات پہرہ کا بہترین انتظام کیا گیا۔

جلسہ میں مہمانوں کو مدعو کرنے کے لئے دعوتی کارڈز چھپوائے گئے جو علاقہ کے تمام سیاسی، سماجی اور مذہبی لیڈروں، غیر حکومتی عہدیداروں کو بھی دیئے گئے۔ اکثر کارڈ دستی دیئے گئے اس طرح عندالملاقات جماعتی تعارف اور تبلیغ کا بھی موقع ملا۔ مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر جماعت احمدیہ کینیا نے جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے نیشنل مجلس عاملہ کے بعض ممبران کے ہمراہ دو مرتبہ شیانڈا کا دورہ کیا اور انتظامات کے سلسلہ میں ہدایات و رہنمائی سے نوازا۔ آپ جلسہ کے انعقاد سے دو دن قبل شیانڈا پہنچ گئے اور جملہ امور کی ازخود نگرانی فرمائی۔ آپ نے افتتاح سے قبل جملہ امور کا جائزہ لیا اور انتظامات کو مکمل پاتے ہوئے خوشنودی کا اظہار کیا۔

پہلا دن

۲۴؍ دسمبر جلسہ کا پہلا دن تھا۔ دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو خاکسار نے پڑھائی۔ نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب مبلغ سلسلہ نے درس قرآن کریم دیا۔ سارا دن مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ میں مدعو کمشنر، میئر ممیاس اور دیگر معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا جس کے بعد لوائے احمدیت اور کینیا کا قومی پرچم لہرایا گیا۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تین بجے سہ پہر تلاوت کلام پاک سے ہوا جو خاکسار (بشارت احمد طاہر) نے کی۔ اس کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب نومبائع نے سواحیلی نظم نہایت خوبصورت انداز میں پیش کی جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام انگریزی زبان میں پڑھ کر سنایا گیا جس میں پیارے آقا نے جلسہ کے تمام شرکاء کو محبت بھرے سلام کے علاوہ جلسہ کی کامیابی، بنی نوع انسان کی ہمدردی اور عالمی امن کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا تھا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے اختصار کے ساتھ عالمگیر جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور جماعتی خدمات کا ذکر کیا۔ نیز جماعت کی ترقیات، اس کے نیک اور پرامن مقاصد کے علاوہ خصوصاً کینیا میں جماعت کے قیام اور خدمت انسانیت کا بھی ذکر کیا۔

مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مہمان خصوصی جناب Peetar Kialue ڈسٹرکٹ کمشنر نے خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بنی نوع انسان کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات اور خصوصاً افریقہ میں جماعت کی تعلیمی، طبی اور مذہبی خدمات کو سراہتے ہوئے اسے تمام لوگوں کے لئے نیک اور قابل تقلید نمونہ قرار دیا اور تمام حاضرین سے اپیل کی کہ وہ قومی اور ملکی مفاد کے لئے اسی روح سے مل جل کر کام کریں۔

آپ کے ساتھ صوبائی انتظامیہ کے اہم عہدیداران کے علاوہ متعدد عوامی نمائندگان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں ممیاس کے ڈسٹرکٹ آفیسر .OCS،D.O، ممیاس شہر کی میئر صاحبہ اور متعدد چیفس بھی شریک جلسہ تھے۔ شرکاء جلسہ سے ان تمام معزز مہمانوں کا تعارف کروانے کے بعد انہیں باری باری اظہار خیال کا موقع بھی دیا گیا۔ اس کے بعد مکرم بکری عبیدی کلوٹا صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ نے "مشرقی افریقہ میں احمدیت" کے موضوع پر اپنے مخصوص اور دلکش انداز میں تقریر کی جسے تمام حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنا۔ آپ نے مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ کے چیدہ چیدہ اور اہم واقعات خصوصاً عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم اور مولوی لال حسین اختر سے احمدی مبلغین کے مقابلوں اور احمدیوں کی ان کے مقابل پر شاندار فتح کا ذکر کیا۔ نیز آپ نے مشرقی افریقہ میں احمدیت کی ترقی کے لئے مرحوم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم شیخ عمری عبیدی صاحب مرحوم کی انتھک اور مخلصانہ کوششوں کو بھی بیان کیا۔

بعدۂ مکرم امیر صاحب کینیا نے صوبائی کمشنر اور میئر آف ممیاس کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم اور حضور انور ایدہ اللہ کی کتاب "Revelation, Rationality, Knowledge and Truth" کا تحفہ پیش کیا جسے معزز مہمانوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا دن

۲۵؍ نومبر جلسہ کا دوسرا دن تھا۔ نماز تہجد و فجر کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ نے درس قرآن کریم دیا۔ ساڑھے نو بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم اے ایم گاکوریا سابق نائب امیر کینیا نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد عزیزان ثمر احمد اور قمر احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ بعدہ مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے "برکات خلافت از روئے قرآن کریم و احادیث" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور اس حوالہ سے جماعت احمدیہ کی شاندار ترقیات کا بھی ذکر کیا۔ ان کے بعد مکرم عبداللہ حسین جمعہ صاحب مبلغ سلسلہ کینیا نے "صداقت مسیح موعود از روئے قرآن کریم وبائبل" کے عنوان پر نہایت دلچسپ پیرایہ میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر صدر جلسہ مکرم گاکوریا صاحب کی تھی۔ آپ نے نماز کی اہمیت نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں بیان کرتے ہوئے اسے نئی نسلوں اور نومبایعین کی تربیت کا بہترین ذریعہ قرار دیا۔ اس کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

نماز کے کھانے کے وقفہ کے بعد لجنہ اماء اللہ کا الگ اجلاس ہوا جس کی صدارت قائم مقام صدر لجنہ اماء اللہ کینیا مکرمہ بلقیس چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب امیر جماعت کینیا نے کی۔ اس سے پہلے مستورات مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہونے والے پروگرام میں شامل رہیں۔

مردانہ جلسہ گاہ میں دوسرا مشترکہ اجلاس چار بجے سہ پہر شروع ہوا جس کی صدارت مکرم محمد یاسین ربانی صاحب امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم یوسف عثمان کامبا اولایا صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ نے نہایت دلچسپ تقریر کی۔ آپ کا موضوع تھا "نماز باجماعت کا قیام"۔ بعدہ مکرم فیض احمد صاحب زاہد مبلغ سلسلہ ممباسہ نے "اسلام میں مسجد کی اہمیت اور تعمیر مساجد میں جماعت احمدیہ کی مساعی" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے عالمی سطح پر تعمیر مساجد میں جماعت احمدیہ کی کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد کینیا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی مساجد اور اس سلسلہ میں جماعتی کوششوں اور قربانیوں کا ذکر کیا۔ احباب جماعت کی قربانیوں اور اخلاص کے ایمان افروز واقعات سن کر حاضرین کے دل حمد باری تعالیٰ سے بھر گئے اور جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔

اس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۸؍مئی ۲۰۰۱ء کی زینت مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:-

معجزہ کوئی مرے دستِ دعا سے اُٹھے
کوئی اکسیر کسی خاکِ شفا سے اُٹھے
کبھی سیری نہ ہوئی دید کا پانی پی کر
عمر بھر پیتے رہے اور پیاسے اُٹھے
تُو اگر حفظ و اماں میں ہے تو اے جان وفا
لاکھ طوفانِ بلا، میری بلا سے، اُٹھے

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

محترم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰؍اپریل ۲۰۰۱ء میں محترم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم محمود احمد قریشی صاحب رقمطراز ہیں کہ آپ مکرم محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کے فرزند تھے۔ ۲۸؍ستمبر ۱۹۹۶ء کو وفات پائی۔ دین کیلئے ہر وقت کمربستہ رہتے۔ آپ کی پہچان ایک بیگ تھا جس میں ہر ضروری چیز جو آپ کو درکار ہو سکتی تھی، موجود رہتی۔ جماعت کا جو بھی پروگرام ہوتا، تربیتی کلاسیں، خصوصی اجلاس، جنگ یا سیلاب کے دوران خدمت خلق۔ آپ ہر موقع پر صف اوّل میں دکھائی دیتے۔ اطاعت و وفاداری آپ کو گھٹی میں پلائی گئی تھی اور آپ فرمایا کرتے کہ آپ کو جو کچھ ملا ہے وہ محض اس خدمت سے ملا ہے۔ دوستوں کے معین و مددگار رہتے۔ مہمان نوازی ورثہ میں ملی تھی۔ جب بھی کوئی مہمان جاتا تو بلاتوقف چائے آجاتی اور کھانے کا وقت ہوتا تو کھانا۔ نیز مہمان کو تسلی دیتے کہ آپکو اس خاطر مدارت میں کوئی زحمت نہیں اٹھانی پڑی۔ فرمایا کرتے کہ ہمارے ہاں جب بھی کوئی نیا برتن آتا ہے تو جب تک ہم پہلے اس میں کسی مہمان کو کھلا پلا نہ لیں، اسے اپنے استعمال میں نہیں لاتے۔

سالہا سال تک جماعت احمدیہ کی مجالس مشاورت اور ذیلی تنظیموں کی مجالس شوریٰ کے رکن رہے، بڑی صائب رائے دیا کرتے تھے۔ لمبا عرصہ جماعت کے تصنیف و طباعت اور پریس سے رابطہ کے شعبہ میں بھی گرانقدر خدمات بجالاتے رہے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

ریپبلک آف آئس لینڈ

آئس لینڈ کا جزیرہ یورپ کے انتہائی شمال میں واقع ہے اور اس کا اکثر حصہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس کا کُل رقبہ ایک لاکھ تین ہزار مربع کلومیٹر ہے اور آبادی دو لاکھ بہتر ہزار ہے جن میں ۹۷ فیصد مقامی افراد ہیں۔ مذہب عیسائیت ہے اور شرح خواندگی قریباً سو فیصد ہے۔ یہاں کے لوگ شوق مطالعہ کیلئے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں ایک آئرش راہب چمڑے سے منڈھی ہوئی کشتی میں سوار ہو کر آئس لینڈ آیا اور وہاں آتش فشاں پہاڑوں کو اُبلتا دیکھ کر اُس نے کہا: "آئس لینڈ جہنم کا دروازہ ہے"۔ اس کے بعد سکنڈے نیوین ممالک سے بحری قزاقوں نے اِدھر کا رُخ کیا اور جس جگہ وہ ساحل پر اُترے اس کا نام "رکیاوک" رکھا جو آج ملک کا دارالحکومت ہے اور یہاں دنیا کی قدیم ترین پارلیمنٹ قائم ہے جس کا پہلا اجلاس ۹۳۰ء میں ہوا تھا۔ "رکیاوک" کا مطلب ہے دھواں اور خلیج یعنی بھاپ۔ یہاں کا ہوائی اڈہ کسی بھی موسم میں بند نہیں ہوتا۔

آئس لینڈ گرم پانی کے چشموں، آبشاروں اور ابلتے ہوئے کیچڑ کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں زندہ آتش فشاں پہاڑ قریباً ایک سو ہیں جو وقفہ وقفہ سے لاوا اُگلتے رہتے ہیں۔ ملک میں مہنگائی ہے اور ٹیکس بڑی مقدار میں لاگو ہیں۔ ملک کے وسطی حصہ میں برف ہی برف ہے۔ یہاں ناسا اپنے خلابازوں کو تربیت دیتا ہے۔

آئس لینڈ کے اکثر باشندے اپنا شجرہ نسب زمانہ وسطیٰ تک جانتے ہیں۔ یہاں چرچ میں ہر خاندان کا تفصیلی ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے البتہ Surname رکھنے کا رواج نہیں۔ جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں، فوج نہیں ہے، ایک چھوٹی سی جیل موجود ہے۔ بستیوں کے درمیان اکثر لوگ آج بھی گھوڑوں پر سفر کرتے ہیں۔

۱۹۸۷ء میں یہاں کے ایک نوجوان نے ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) میں اپنی Ph.D. کے دوران ایک انڈونیشین احمدی خاتون کے ذریعہ قبول احمدیت کی توفیق پائی تو اُن کا نام لطف الرحمٰن رکھا گیا۔ بعد میں وہ آئس لینڈ چلے گئے تو اُن سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ ۲۰۰۰ء میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن اور مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر خدام الاحمدیہ یوکے نے آئس لینڈ کا تبلیغی دورہ کیا اور اس دوران لطف الرحمٰن صاحب کے ذریعہ تبلیغی مساعی میں خاصی پیش رفت ہوئی اور قومی اخبار کے علاوہ ریڈیو اور ٹی۔وی پر بھی احمدیت کا تعارف کروایا گیا۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵؍اپریل ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم رشید احمد چودھری صاحب کا یہ مضمون "الفضل انٹرنیشنل" سے منقول ہے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

انٹرویو: مولانا محمد سعید انصاری صاحب

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ اپریل ۲۰۰۱ء میں مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب کا انٹرویو (مرتبہ: میر انجم پرویز صاحب و محمد آصف عدیم صاحب) شامل اشاعت ہے۔

آپ کے والد محترم حکیم مولوی محمد اعظم صاحب ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں پنڈوری ویسّاں کے رہنے والے تھے جو قادیان سے پندرہ سولہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپکی پیدائش موضع تھہ غلام نبی میں ۱۰؍مارچ ۱۹۱۶ء کو ہوئی۔ ۱۹۲۴ء میں آپ کا گھرانہ قادیان منتقل ہو گیا۔

آپکے والد کو حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ سے بڑی عقیدت تھی اور احمدی نہ ہونے کے باوجود حضورؓ کے درس قرآن میں شامل ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے محترم قاضی محمد رشید صاحب کو قادیان میں ہی تعلیم دلوائی تھی اور انہوں نے ۱۹۱۱ء میں احمدیت قبول کرلی تھی جبکہ آپ کے والد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے ابتدائی دَور میں قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

آپ کی باقاعدہ تعلیم کا آغاز ۱۹۲۵ء میں قادیان میں ہوا۔ ۱۹۲۶ء میں پرائمری پاس کرکے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۳۳ء میں مدرسہ کی سات جماعتیں پاس کرکے جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ دو سال کے بعد یعنی ۱۹۳۵ء میں آپ نے مولوی فاضل کے امتحان کے لئے داخلہ بھجوادیا۔ اُنہی دنوں محترم حافظ محمد رمضان صاحب جو نابینا تھے، آپکے پاس آئے اور بیان کیا کہ وہ امتحان دینا چاہتے ہیں لیکن کوئی لکھنے والا نہیں مل رہا۔ اس پر آپ نے اپنے داخلہ اور ایک سال کی قربانی دیتے ہوئے خود امتحان دینے کی بجائے محترم حافظ صاحب کی مدد کی اور وہ مولوی فاضل کے امتحان میں کامیاب ہو گئے جبکہ آپ نے ۱۹۳۶ء میں یہ امتحان دیا۔ پھر کچھ عرصہ آپ کتابت کرکے اور ٹیوشن پڑھا کر گزارہ کرتے رہے۔ ۱۹۳۸ء میں مبلغین کلاس میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۹ء میں انگریزی کا امتحان دے کر میٹرک پاس کرلیا۔

جامعہ احمدیہ میں تعلیم مکمل کرکے آپ نے بعض اداروں میں کتابت وغیرہ کا کام کیا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ نے وقف کردیا اور ۱۵؍جون کو وقف کی منظوری کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کی تقرری سنگاپور اور ملایا کے لئے فرمادی۔ ۳؍دسمبر کو آپ روانہ ہوکر ۱۴؍دسمبر کو ملایا پہنچ گئے۔ سنگاپور میں آپ کو ڈیڑھ سال خدمت کا موقع ملا۔ پھر ڈیڑھ سال سماٹرا میں کام کی توفیق ملی۔ ۱۹۴۹ء میں نارتھ بورنیو جانے کا حکم ملا۔ اور ۱۹۵۳ء میں حضورؓ نے ارشاد فرمایا کہ واپس آکر چھ ماہ بعد بیوی بچوں کے ہمراہ واپس بورنیو چلے جائیں۔ چنانچہ ربوہ میں چھ ماہ گزار کر اپریل ۱۹۵۴ء میں واپس بورنیو پہنچ گئے اور مزید پانچ سال وہاں خدمت کی۔ اس دوران ایک سہ ماہی رسالہ Peace بھی جاری کیا۔ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں ربوہ واپسی ہوئی اور ایک سال کے بعد دوبارہ سنگاپور، ملایا جانے کا ارشاد ہوا۔ جنوری ۱۹۶۱ء سے مارچ ۱۹۶۴ء تک وہاں خدمت بجالائے اور واپسی پر جامعہ احمدیہ ربوہ میں طلباء کو انڈونیشین پڑھانے پر مقرر کئے گئے۔ ستمبر ۱۹۶۷ء میں پھر سنگاپور اور ملائشیا بھجوائے گئے۔ نومبر ۱۹۷۰ء میں واپسی پر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کام کیا۔ ۱۹۷۳ء میں انڈونیشیا کے لئے تقرری ہوئی۔ ۱۹۷۴ء سے اپریل ۱۹۷۷ء تک مغربی جاوا میں خدمت کی توفیق پائی اور پھر جامعہ احمدیہ ربوہ میں استاد مقرر ہوئے۔

۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۲ء تک جلسہ سالانہ پر انڈونیشین میں رواں ترجمہ کرنے کا کام آپ کے سپرد رہا۔ ۱۹۸۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے نمائندہ کے طور پر سری لنکا کا پانچ ماہ کا دورہ کیا اور ۱۹۸۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی نمائندگی میں سنگاپور اور ملائشیا کا چار ماہ کیلئے دورہ کرنے کی سعادت ملی۔ ۱۹۸۶ء میں نمائندہ تحریک جدید کے طور پر جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی توفیق بھی ملی۔ اس دوران جلسہ کی تقاریر کا انڈونیشین میں رواں ترجمہ بھی کیا اور اسلام آباد میں ہونے والے مربیان کے ایک ماہ کے ریفریشر کورس کے انچارج بھی مقرر کئے گئے۔

۱۹۸۹ء تک آپ جامعہ احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہے اور پھر سنگاپور اور ملائشیا کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے وکالت تبشیر میں بلا لئے گئے۔ پھر وکالت تصنیف میں تبادلہ ہو گیا جہاں آپ حضرت مسیح موعودؑ کی عربی کتب کا اردو ترجمہ کرنے میں مصروف ہیں۔

آپ نے اپنے پیغام میں بچوں کو اس حدیث پر عمل کرنے کی نصیحت کی جس میں آنحضور ﷺ نے عشاء سے قبل سونے اور عشاء کے بعد بے مقصد باتیں کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ نیز انگریزی میں ایک مقولہ کا ترجمہ ہے: جلدی سونا اور جلدی جاگنا، انسان کو صحتمند، دولتمند اور عقلمند بنادیتا ہے۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

ماہنامہ "مصباح" اپریل ۲۰۰۱ء میں مکرمہ ارشاد عرشی صاحبہ کی ایک طویل نظم شائع ہوئی ہے جس کے دو بند ہدیۂ قارئین ہیں:-

وہ گداؤں کو بادشاہ کر دے
بادشاہوں کو پھر گدا کر دے
جب بچانا ہو اپنے پیاروں کو
وہ سمندر میں راستہ کر دے
وہ کہ غفار بھی ہے اور وہاب
غور فرماؤ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ

صرف دنیا کی چاہتوں کے لئے
جسم فانی کی راحتوں کے لئے
اپنے ربّ سے نہ بے رُخی برتو
ایک دو پَل کی لذتوں کے لئے
کھول کر دیکھ لو خدا کی کتاب
غور فرماؤ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
25/03/2002 – 04/04/2002

Muslim TV AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Wednesday 27th March 2002

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
01.00 Children's Corner: Guldasta, No.20
01.30 Q/A Session: With Urdu Speaking Guests
02.40 Hamari Kaenat: Programme No.1
03.15 Urdu Class: Lesson No.381
Rec.29.05.98
04.30 Safar Hum Nay Kiya: 'Shanglar' Pakistan
05.05 Atfal Mulaaqat: Rec.22.03.2000
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Rec.08.06.95
Session No.48
07.30 Swahili Programme: 'Seerat-un-Nabi (saw)'
08.45 Q/A Session With Urdu Speaking Friends ®
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.25 Seerat Masih-e-Maud: by Laiq A. Tahir Sb.
12.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.381 ®
14.05 Bengali Shomprochar: Various Items
15.00 Atfaal Mulaaqat: Rec.22.03.00 ®
16.10 Children's Corner: Guldasta No.20 ®
16.35 French Service: Mulaqat with Hazoor
17.45 German Service: Various Items in German
18.45 Liqaa Ma'al Arab: Session No.48 ®
19.45 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.45 Q/A Session With Urdu Speaking Guests ®
21.45 Hamari Kaenat: Programme No. 1 ®
22.05 Seerat Masih –e-Maud (AS)®
22.40 Atfaal Mulaaqat: Rec.22.03.00 ®

Thursday 28th March 2002

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau items
01.35 Q/A Session:With German Speaking Friends
02.40 MTA Lifestyle: Perahan & Al Maa'idah
03.25 Canadian Horizons: Children's Class No.12
Hosted By Naseem Mehdi Sahib
04.35 Computers for Everyone: Programme No.7
05.00 Tarjumatul Quran Class:No.245
Rec:06.05.98
06.10 Liqaa Ma'al Arab: No.49
Rec.13.06.1995
07.25 Sindhi Service: Rec.28.02.97
08.30 Q/A Session: with German speaking friends ®
09.35 Islami Aadaab: Lecture by Imam Rashed Sb.
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 MTA Travel: Visit to Italy
Produced by MTA International
12.05 Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
13.00 Q/A Session: Rec.18.03.94
With Huzoor and Urdu Speaking Guests
13.55 Bangla Shomprochar F/S Rec.03.05.96
Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.55 Tarjumatul Quran: Class No.245 ®
15.55 Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
16.30 French Service: Various items in French
17.35 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.49 ®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Q/A Session: Rec:18.03.94 ®
21.35 MTA Lifestyle: Perahan & Al Maa'idah ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.245 ®
23.30 MTA Travel : A visit to Italy ®

Friday 29th March 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class
Lesson No.9
01.30 Majlis e Irfan: Rec.05.05.2000
02.30 MTA Sports: Annual Kabaddi tournement
03.20 Around the Globe: Historic Maryland
04.20 Seerat un Nabi (saw): Programme No.36
05.00 Homeopathy Class: Lesson No.69
Rec:13.03.95
06.15 Liqaa Ma'al Arab:Session No.50
Rec.14.06.1995
07.30 Siraiki Service: F/S Rec: 27.02.98
08.40 Majlis Irfaan: Rec.05.05.2000 ®
09.40 Roshni ka Safar: A talk with a new convert
10.15 Indonesian Service: Various Items ®
11.15 MTA Travel: Documentary
12.05 Tilawat, Dars e Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon – LIVE
Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Mulaaqat: Rec.19.03.02
15.05 Friday Sermon: Rec.29.03.02 ®
16.15 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
16.35 French Service: Various Items
17.35 German Service: Various Items
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.50 ®
19.45 Arabic Service: Various Items
20.45 Majlis e Irfaan: Rec.15.03.02 ®
21.40 Friday Sermon ®
22.40 Homeopathy Class: Lesson No.69 ®

Saturday 30th March 2002

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an No.8
01.25 Question & Answer Session: Rec.25.02.96
02.35 Kehkashaan: Topic: " Kindness to neighbours"
03.15 Urdu Class: Lesson No.382
Rec.30.05.98
04.30 Learning French: Lesson No.10
04.55 German Mulaaqaat: Rec: 20.03.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No. 52
Rec: 20.06.95
07.20 Safar Hum Nay Kiya: Qila Rehtas, Jehlam
07.40 Mauritian Service: Various Items in French
08.35 Dars ul Qur'an: Lesson No.8
Rec.30.01.1996
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Speech: Religion, Science and the Holy Quran
12.05 Tilaawat, Dars e Hadith, News.
12.50 Urdu Class: Lesson No.382 ®
14.15 Bangla Shomprochar: Various Items
15.15 Children's Class: With Huzoor
16.25 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
16.50 French Service: Various Items
17.50 German Service: Various Items
18.55 Liqaa Ma'al Arab: Session No.52 ®
20.00 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: Rec.25.02.1996
21.30 Children's Class: ®
22.30 German Mulaaqat: Rec: 20.03.02 ®
23.30 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Qila Rehtas ®

Sunday 31st March 2002

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
01.00 Children's Class: With Hazoor Rec.22.07.00
01.30 Q/A Session: Rec.17.03.95
With Urdu Speakers
02.30 Discussion: An introduction to the books of
Hadhrat Khalifatul Masih I (RA) – Part 5
03.15 Friday Sermon: Rec.29.03.02 ®
04.20 Urdu Asbaaq: Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.8
05.00 Lajna Mulaaqaat: Rec: 24.03.02
06.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.53
Rec.21.06.95
07.30 Spanish Service: of F/S delivered by Huzoor
08.45 Moshaa'irah: With Ch. Muhammad Ali Sb.
09.45 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz prog. No.11
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 MTA Travel: A Visit to Morocco
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan: Rec.05.05.00 ®
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaaqaat: Rec.24.03.02 ®
16.00 Children's Class: With Hazoor Rec.22.07.00 ®
16.35 Friday Sermon: ®
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.53 ®
19.40 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: with Hazoor ®
21.30 Moshaa'irah ®
22.30 Lajna Mulaaqaat: Rec.24.03.02 ®
23.30 MTA Travel: A Visit to Morocco ®

Monday 1st April 2002

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
01.00 Children's Corner: Kudak No.12
01.15 Children's Corner: Hikayaate Shireen
01.30 Q/A Session: Rec.03.03.98
02.40 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme
03.15 Urdu Class: No.384
Rec.05.06.1998
04.30 Learning Chinese: Lesson No.254
05.00 French Mulaqat: Rec.25.03.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.54
Rec: 22.06.95
07.30 Islam Among Other Religions: With U.Chou
08.00 Learning Chinese: Lesson No.254 ®
08.30 Q/A Session: Rec:03.03.98 ®
09.40 Quiz Khutabaat-e-Imam: ®
10.30 Indonesian Service: Various Items
11.30 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Behreen
12.05 Tilwaat, Darse Malfoozat, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.384 ®
14.05 Bangla Shomprachar: Various Items
15.00 French Mulaqaat: Rec.25.03.02 ®
16.15 Children's Corner: Kudak No.12 ®
16.30 French Service: Various Items
17.40 German Service: Various Items
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.54 ®
19.40 Arabic Service: Various Items
20.45 Q/A Session: With Ghanaian Friends
Rec: 03.03.98
21.45 Ruhaani Khazaa'en ®
22.30 French Mulaqaat: Rec.25.03.02 ®
23.30 Safar Hum Nay Kiya: Bahreen, Pakistan ®

Tuesday 2nd April 2002

00.05 Tilawat, Darse Hadith, News
01.00 Children's Corner: Let's Learn Salaat
With Imam Ata ul Mujeeb Rasheed Sahib
01.30 Tabarrukaat: Speech by Mau.A.M.Khan
J/S Rabwah 1959
02.30 Medical Matters: Health and vaccination Pt 2
03.15 Around the Globe: Israel
04.15 Lajna Magazine: Programme No.3
05.00 Bengali Mulaqaat: Rec.26.03.02
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.55
Rec: 27.06.95
07.30 MTA Sports: Annual Kabaddi Tournament
08.15 MTA Travel: Documentary about Farnham
Produced by MTA International
08.45 Dars-ul Qur'an: Rec.31.01.1996
Lesson No.9
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 Medical Matters: Health and vaccination Pt2
12.05 Tilawaat, Darse Hadith , MTA News
13.00 Q/A Session: Rec.25.02.96
14.05 Bangla Shomprachar: Various Items
15.10 German Mulaqat: Rec.20.03.02
16.15 Children's Corner: Let's Learn Salat ®
16.30 French Service: Various Items
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.55 ®
19.40 Arabic Service: Various Items
20.30 Tabarrukaat: From Jalsa Salana 1959 ®
21.30 Around The Globe: Israel ®
22.30 From The Archives: F/S Rec.10.05.1996
23.30 MTA Travel: A visit to Farham ®

Wednesday 3rd April 2002

00.05 Tilawaat, History of Ahmadiyaat, News
01.00 Children's Corner: Guldasta Part 27
Presentation of MTA Pakistan
01.30 Majlis Irfan: Rec.09.02.1994
02.15 Roshni Ka Safar: Discussion
02.30 Hamari Kaa'enaat: Programme No.2
Presented by Sayyed Tahir Ahmed Sahib
03.15 Urdu Class: Lesson No.385
Rec:06.06.98
04.30 Safar Hum Nay Kiya: Visit to Muree, Pakistan
Commentary by Saleem ud Din Sahib
05.00 Atfal Class: Rec.22.03.00
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.56
Rec.28.06.1995
07.30 Swahili Service: 'Seerat-un-Nabi (SAW)'
08.45 Majlis Irfan: Rec. 09.02.94 ®
09.45 Islami Adaab: Lecure by Imam Rashed Sb.
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.30 Safar Hum Nay Kiya: Muree, Pakistan ®
12.05 Tilawaat, History of Ahmadiyaat, News
12.50 Urdu Class: Session No.385 ®
14.00 Bangla Shomprachar
15.10 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
16.10 Children's Corner: Guldasta No.27 ®
16.30 Rencontre Avec Les Francophones
17.35 German Service: Various Items
18.45 Liqaa Ma'al Arab: Session No.56 ®
19.45 Arabic Service:
20.45 Majlis Irfan: Rec.09.02.94 ®
21.30 Roshni Ka Safar: ®
21.45 Hamari Kaenaat: Programme No.2 ®
22.20 Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
23.30 Safar Hum Nay Kiya: Muree, Pakistan ®

Thursday 4th April 2002

00.05 Tilawaat, Darse Malfoozât, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau Items
01.25 Q/A Session: With German Speaking Friends
Rec.28.08.1996 in Germany
02.35 MTA Lifestyle: Perahan & Al Maa'idah
03.15 MTA Canada: Children's Class
Lesson No.13
04.25 Computers For Everyone
05.00 Tarjumatul Quran Class: No.246
Rec:12.05.98
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session no.57
Rec:29.06.95
07.30 Sindhi Service: F/S Rec.07.03.1997
08.30 Q/A Session: in Germany ®
09.40 Islami Adaab: Lecture by Imam Rashed Sb.
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.15 MTA Travel: Visit to Morocco
Presentation of MTA International
12.05 Tilawaat, Darse Malfoozat, News
12.50 Q/A Session: Rec.15.04.1994
With Huzoor and Urdu Speakers
14.00 Bangla Shomprachar: F/S by Huzoor
Rec: 17.05.96
15.00 Tarjumatul Quran Class: Session No. 246 ®
16.05 Children's Corner: Waqfeen-e-Nau ®
16.30 French Service: Various Items
17.35 German Service: Various Items
18.40 Liqaa Ma'al Arab: Session No.57 ®
19.45 Arabic Service:
20.45 Q/A Session: in Germany ®
21.50 MTA Lifestyle: Perhan & Al Maa'idah ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: No.246 ®
23.30 MTA Travel: A visit to Morrocco ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, March 29, 2002 | Issue No. 13

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

سید الشہداء حضرت امام حسینؓ اور خاندان نبوت کی گستاخی

"امام الہند" مولوی ابوالکلام آزاد اپنی کتاب "شہادت حسین" کے صفحہ ۲۷۔۳۷ میں فرماتے ہیں:

"آج جس حادثہ کبریٰ اور شہادت عظمیٰ کے تذکار و درس کے لئے ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں وہ وقائع و حوادث اسلامیہ کا وہ عظیم الشان واقعہ ہے جو تاریخ اسلام کے اولین صدی سے لے کر اس وقت تک اپنے عجیب و غریب تاثر ماتم و درد اور حیرت انگیز بقائے ذکر و تاثیر کے لحاظ سے نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ تمام حوادث مخزنہ عالم میں ایک عدیم النظیر امتیاز رکھتا ہے۔

وہ تمام آنسو جمع کئے جائیں جو ۶۱ ہجری سے لے کر اس وقت تک اس واقعہ جاں سوز پر بہائے گئے ہیں۔ اگر وہ تمام دردِ آہ و فغاں سوزاں یکجا کیا جا سکے جو ان تیرہ صدیوں کی لَا تُعَدّ وَلَا تُحْصیٰ اسلامی نسلوں کی صداہائے ماتم کے ساتھ بلند ہوتا رہا ہے۔ اگر درد و کرب کی وہ تمام چیخیں، اضطراب و الم کی تمام پکاریں، سوزش و تپش کی وہ تمام بے قراریاں اکٹھی کی جاسکیں جو اس حادثہ کبریٰ کی یاد نے ہزاروں لاکھوں انسانوں کے اندر ہمیشہ پیدا کی ہیں تو عزیزانِ ماتم شعار! کون کہہ سکتا ہے کہ خون فشانیہائے حسرت کا ایک نیا اٹلانٹک و اوقیانوس سطح پر بہ نہ جائے گا؟ دردِ آہ و فغاں کی ہزار ہزار بھٹیاں بھڑک نہ اٹھیں گی ؟ اور درد والم کی چیخوں ، حسرت کی صداؤں، تڑپ کی بے چینیوں کے ہنگامہ خونیں سے تمام عالم ایک شور زار نالہ و بکا نہ بن جائے گا"۔

نیز تحریر فرماتے ہیں:

"حسین ابن علیؓ نے صرف بہتر (۷۲) یا باسٹھ (۶۲) بھوکے انسانوں کے ساتھ اس عظیم الشان حکومت قاہر و جابر کا مقابلہ کیا جس کے حدود سلطنت ملتان اور سرحدِ فرانس تک پھیلنے والے تھے۔ اور گو یہ سچ ہے کہ اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے دل کے ٹکڑوں کو بھوک اور پیاس کی شدت سے تڑپتے دیکھا اور پھر ایک ایک کرکے ان میں سے ہر وجود مقدس خاک و خون میں تڑپا اور جاں بحق تسلیم ہوا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ وہ دشمنوں سے نہ تو پینے کے لئے پانی چھین سکا اور نہ زندہ رہنے کے لئے اپنی غذا حاصل کر سکا۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ بالآخر سر سے لے کر پیر تک وہ زخموں سے چور ہوا اور اس خلعت شہادتِ لالہ گوں سے آراستہ ہو کر تیار ہوا تاکہ اس کرشمہ ساز عجائب کے حریم و صال میں پہنچے"۔ (ایضاً صفحہ ۵۵)

حضرت امام حسینؓ کی بے مثال شجاعت و جانفروشی کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ آپ نے ۹؍ محرم ۶۱ ہجری کو اپنے افراد خاندان اور دوسرے ایثار پیشہ ساتھیوں کو واضح لفظوں میں فرمایا کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کل دشمن مجھ سے ضرور لڑیں گے اس لئے مَیں تم سب کو بخوشی اجازت دیتا ہوں کہ تم سب اپنے اپنے ملکوں اور شہروں کو لوٹ جاؤ"۔

(ابن خلدون۔ بحار الانوار از باقر مجلسی)

نواسۂ رسول نے یہ اجازت عطا فرمانے کے بعد اگلے روز ۱۰؍ محرم ۶۱ ہجری (بمطابق ۱۰؍ اکتوبر ۶۸۰ء) کو بے مثال شجاعت کی ایک نئی شان کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سنّی اور شیعہ تواریخ کا اس پر اتفاق ہے اور جناب ابوالکلام آزاد نے بھی اپنی کتاب "شہادت حسین" میں تسلیم کیا ہے کہ معرکہ کربلا میں حضرت امام حسین اور اہل بیت نبوی کے خلاف جس شخص نے محض اقتدار کی خاطر ابن زیادہ اور شمر سے بڑھ کر خونی کردار ادا کیا اس کا نام عمر تھا۔ اس عمر بن سعد نے نواسہ رسولؐ سیدنا حسینؓ کے جسم اطہر پر سب سے اول تیر چلایا۔ خاندان نبوت کے خیمے نذر آتش کئے اور ابن زیاد کے حکم سے مُلّا عمر بن سعد نے سید الشہداء حضرت امام حسینؓ کی نعش مبارک پر دس گھڑ سواروں کو دوڑا کر آپ کے جسم مبارک کو روند ڈالا۔ (ابن جریر کامل یعقوبی بحوالہ شہادت حسین صفحہ ۳۷)

امام مظلوم کی مظلومیت کی انتہاء یہ ہے کہ بقول ابوالکلام آزاد دشمنوں اور دوستوں دونوں نے آپ پر ظلم کیا ہے۔ (شہادت حسین صفحہ ۷۷)۔

سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ دشمنوں کا ظلم تو شہادت حسین کے ساتھ ہی ختم ہو گیا مگر دوستوں کے مظالم اب تک برابر جاری ہیں جس کی جگر پاش اور تازہ مثال یہ ہے کہ حال ہی میں ایک شخص نے القائدہ اور طالبان اور مُلّا عمر جیسے اقتدار پرست دہشت گردوں کو امام حسین اور شہداء کربلا سے مشابہت دیتے ہوئے نہایت بے شرمی، ڈھٹائی اور دیدہ دہنی سے یہ ہرزہ سرائی کی ہے کہ:

"حسینؓ! تو خوش قسمت ہے کہ تیرے سچے اور حقیقی پیروکار آج بروز عید الفطر بھی تورا بورا کی کربلائے کبریٰ میں یزیدانِ عصر حاضر کے مقابل پڑے ہوئے ہیں......

القائدہ اور طالبان کے سچے اور سچے حسینی یزید عصر حاضر امریکہ کے ہاتھوں پر "بیعت خود فروشی" کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ کاش! آج علامہ اقبالؒ زندہ ہوتے۔ وہ طالبان اور القائدہ کے مجاہدوں کی استقامت و عزیمت، ثبات و استقلال اور جانثاری و سرفروشی کو دیکھتے تو اپنی اس رائے سے رجوع کرنے پر مجبور ہو جاتے کہ "قافلہ حجاز میں ایک بھی حسین نہیں"۔...... القائدہ اور طالبان کے سچے حسینی آج بھی حسینیت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں ...... قندھار، قندوز، زابل، ہلمند اور تورا بورا میں ان کے دم قدم سے قدم قدم روح کربلا زندہ ہے"۔

(اخبار 'دن' لاہور ۲؍دسمبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۲)

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

طالبان حکومت کی چیرہ دستیوں اور لرزہ خیز اور زہرہ گداز واقعات کا تصور کر کے آج بھی دل و دماغ کانپ اٹھتے ہیں اور امام دوراں، مسیح زماں، بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے یہ شعر زبان پر جاری ہو جاتے ہیں ؎

ہر طرف کفر است جو شاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

خون دیں بینم رواں چو کشتگان کربلا
اے عجب ایں مردماں را، مہر آں دلدار نیست

یعنی کفر ہر طرف افواج یزید کی طرح جوش میں ہے اور دین حق زین العابدین کی طرح بے یار و مددگار ہے۔ دین احمد کے ان دو فکروں نے میری جان کا مغز گھلا دیا ہے۔ اعدائے ملت کی کثرت اور انصار دین کی قلت۔ دین (مصطفیٰ) کا خون شہدائے کربلا کی طرح بہتا ہوا دیکھتا ہوں مگر تعجب ہے کہ ان لوگوں کو اس محبوب سے کچھ بھی محبت و الفت نہیں ہے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور نے اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئے گئے اس اعتراض کا کہ پھر حضور علیہ السلام کو عربی میں الہام کیوں ہوتے ہیں آپ ہی کے ایک ارشاد کے حوالہ سے جواب پیش فرمایا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک جواب تو یہ ہے کہ خدا سے پوچھو کہ کیوں ہوتے ہیں۔ اور پھر بتایا کہ اس کا اصل سرّ یہ ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے تابع ہیں جو کہ عربی تھے اور ہمارا سب کاروبار ظلّی ہے پس آپؐ سے تعلق جتلانے کی غرض سے عربی الہامات ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض وقت انگریزی، اردو و فارسی میں بھی الہام ہوتے ہیں تاکہ خدا تعالیٰ جتلا دیوے کہ وہ ہر ایک زبان سے واقف ہے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی ایک فارسی الہام ہوا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النحل آیت ۶۱، سورۃ الشعراء آیت ۲۱۸۔۲۲۱، سورۃ النمل آیات ۹۔۱۰، سورۃ النمل آیات ۷۷ تا ۷۹ بھی آج کے خطبہ میں پڑھ کر سنائیں اور ضروری تشریحات بیان فرمائیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ کے بھی عزیز ہوتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ وہ کون ہیں تو فرمایا کہ قرآن والے اللہ کے عزیز اور اس کے خاص بندے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ العنکبوت آیت ۲۷ بھی پڑھ کر سنائی جس میں حضرت لوط کے اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے کا ذکر ہے۔ اس تعلق میں ایک حدیث کے حوالہ سے حضور نے بتایا کہ مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے متعدد دیگر آیات قرآنیہ پیش فرمائیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا تذکرہ ہے اور آخر پر صفت عزیز کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پیش کئے۔ ایک الہام میں ہے کہ مَیں تجھے عزت اور غلبہ دوں گا۔ جو کچھ مَیں دوں گا اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔